प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڈ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:09 / Issue : 104 Saturday 18th April 2026 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com | جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۰۴ رمورخہ ۱۸ راپریل ۲۰۲۶ء، بروز سنیچر، ۲۹ رشوال المکرم ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

خواتین تحفظ بل سے منسلک ڈی لمیٹیشن کی مخالفت میں تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کا شدید احتجاج شمال بمقابلہ جنوب ٹکراؤ کا پھر آغاز

چنائی، 17 اپریل 2026 ایجنسی تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے (دروڑ منیتر کڑگم) کے صدر ایم کے اسٹالن نے مرکزی حکومت کے پیش کردہ 131 ویں آئینی ترمیمی بل 2026 (ڈی لمیٹیشن سے متعلق) کی ایک کاپی جلادی اور اسے "کالا قانون" قرار دیا۔ انہوں نے اسے جنوبی بھارت کے ریاستوں کے خلاف سازش قرار دیا۔ اسٹالن نے نام akkal میں احتجاجی مظاہرے کے دوران کالے کپڑے پہنے، کالا جھنڈا لہرایا اور کہا، "یہ بل تملوں کو ان کی ہی سرزمین پر پناہ گزین بنادے گا۔" انہوں نے پورے ریاست میں ہر گھر اور عوامی مقامات پر کالے جھنڈے لہرانے کی اپیل کی۔ اسٹالن کا بنیادی دلائل وہ 33 فیصد خواتین تحفظ (ناری شکتی وندن ایکٹ) کی حمایت کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسے فوری طور پر 543 لوک سبھا سیٹوں پر نافذ کیا جائے۔ لیکن مرکزی حکومت اسے ڈی لمیٹیشن (2011 کی مردم شماری کی بنیاد پر نئی حد بندی اور سیٹوں کی تعداد میں اضافہ) سے جوڑ کر جنوبی ریاستوں (تمل ناڈو، کیرالہ، آندھرا، کرناٹک) کی لوک سبھا سیٹوں کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسٹالن کا الزام: "یہ اصلاح نہیں بلکہ پاور ری انجینئرنگ ہے۔ شمالی بھارت کی سیٹیں تقریباً دگنی ہو جائیں گی، جبکہ جنوبی حصہ 24 فیصد رہ جائے گا۔ آبادی کنٹرول کرنے والے جنوبی ریاستوں کو سزا دی جا رہی ہے۔" حالیہ پیش رفت 16 اپریل کو پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس سے قبل اسٹالن نے ریاست بھر میں احتجاج کی کال دی تھی۔ کل لوک سبھا میں یہ ترمیمی بل دو تہائی اکثریت نہ ملنے کی وجہ سے گر گیا، جس کا اسٹالن نے خیر مقدم کیا اور اسے "تمل ناڈو کی جیت" قرار دیا۔ ڈی ایم کے کارکنوں نے مٹھائیاں بانٹیں اور پٹاخے پھوڑے۔ اسٹالن نے خبردار کیا کہ اگر ڈی لمیٹیشن پر اصرار کیا گیا تو "1950-60 کی دہائی جیسا تحریک" ہوگا اور "ہر خاندان سڑک پر نکل آئے گا"۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو "آخری وارننگ" بھی دی۔ نوٹ: 1950-60 کی دہائی میں تمل ناڈو میں اینٹی ہندی تحریک (Anti-Hindi Agitation) ہوئی تھی، جس میں طلباء اور ڈی ایم کے نے ہندی زبان کو زبردستی نافذ کرنے کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج کیا۔ اس تحریک نے تمل زبان اور ثقافت کی حفاظت کے لیے تاریخی کردار ادا کیا اور ڈی ایم کے کو اقتدار میں لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اپوزیشن کی حمایت: کرناٹک، آندھرا پردیش اور کیرالہ کے وزیر اعلیٰ بھی ڈی لمیٹیشن کی مخالفت کر رہے ہیں۔ مرکزی حکومت کا موقف ابھی تک واضح نہیں آیا، البتہ بی جے پی نے اسے خواتین کو بااختیار بنانے کا مسئلہ بتاتے ہوئے اپوزیشن پر الزام لگایا ہے کہ وہ خواتین کے تحفظ کے خلاف ہیں۔ یہ تنازعہ جنوبی بمقابلہ شمالی سیاست کو دوبارہ گرم کر دیا ہے۔

خواتین ریزرویشن بل (دستور 131 ویں ترمیم بل 2026) لوک سبھا میں رد ہو گیا

17 اپریل 2026 کو لوک سبھا میں اس بل پر ووٹنگ ہوئی جس میں 298 ارکان نے حمایت میں ووٹ دیا جبکہ 230 ارکان نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ کل 528 ارکان نے ووٹنگ میں حصہ لیا۔ آئینی ترمیم کے لیے دو تہائی اکثریت یعنی تقریباً 352 ووٹ درکار تھے جو حاصل نہ ہو سکے۔ اس لیے بل غور کے مرحلے پر ہی رد ہو گیا۔ بل میں لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد نشستیں مختص کرنے کی تجویز تھی مگر اسے حد بندی (Delimitation) سے جوڑ دیا گیا تھا جس کی وجہ سے اپوزیشن (خاص طور پر INDIA اتحاد) نے شدید مخالفت کی۔ نتیجتاً متعلقہ دیگر دو بلوں کو بھی ووٹنگ کے لیے پیش نہیں کیا گیا۔ اب یہ بل التوا کا شکار رہے گا اور خواتین کی نمائندگی بڑھانے کا یہ اہم اقدام فی الحال ناکام ہو گیا ہے۔

حج 2026 کا آغاز، 371 عازمین کو لے کر نئی دہلی سے پہلی پرواز مکہ مکرمہ کے لیے روانہ

ہندوستان سے آج باقاعدہ طور پر حج 2026 کا آغاز ہو گیا ہے۔ 371 عازمین کے ساتھ پہلا قافلہ آج صبح 7 بجے نئی دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ہوائی اڈے کے ٹرمنل 3 سے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوا۔ حجاج کی روانگی کے موقع پر ہفتہ کی رات سے ہی ایئرپورٹ پر عازمین کے پہنچنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ اس قافلے میں ملک کے مختلف حصوں کے عازمین حج شامل تھے۔ واضح رہے کہ اس سال سالانہ حج میں ہندوستان سے 025,175 عازمین حج کی سعادت حاصل کریں گے۔ اس سلسلے میں دہلی ایئرپورٹ کے ٹرمنل 3 پر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں سعودی عرب کے نائب حج مشن احمد مشبباب الحمری، دہلی حج کمیٹی کی چیئرپرسن کوثر جہاں بیگم، وزارت اقلیتی امور کے سیکریٹری ڈاکٹر سریواستو کرشنا اور جوائنٹ سیکریٹری رام سنگھ خاص طور پر موجود تھے۔ حج انتظامات کے لیے نوڈل باڈی، وزارت اقلیتی امور، حج کمیٹی آف انڈیا، دیگر مرکزی وزارتوں، ریاستی حکومتوں اور سعودی حکام کے ساتھ مل کر وسیع پیمانے پر تیاریاں کی گئی ہیں تاکہ بغیر کسی رکاوٹ کے لاجسٹکس اور زمینی سطح پر بہترین سہولیات کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس موقع پر دہلی حج کمیٹی کی چیئرپرسن کوثر جہاں نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ آج حج 2026 کے لیے پہلی پرواز روانہ ہو رہی ہے جس میں 371 عازمین شامل ہیں۔ انہوں نے تمام عازمین حج کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ حجاج کرام کے لیے ضروری سہولیات میں لگاتار اضافہ کیا جا رہا ہے۔

اربازکی صدا، معاشرہ ہوا فدا، بیڑ ریزرویشن مارچ کی کامیاب دستک

بیڑ (نمائندہ): مسلم معاشرے کے تعلیمی، سماجی اور معاشی حقوق کے حصول کے لیے سکل مسلم ریزرویشن کریتی سمیتی کی قیادت میں 17 اپریل کو ضلعی کلکٹر آفس کے سامنے ایک بھاری اور پرجوش مورچا نکالا گیا، جو انتہائی جوش وخروش اور نظم وضبط کے ساتھ کامیابی سے مکمل ہوا۔ اس موچے کو پورے ضلع سے بے مثال حمایت حاصل ہوئی، جس کی وجہ سے بیڑ شہر کے اہم راستوں پر بھاری ہجوم دیکھنے میں آیا۔ اس تاریخی مورچے کے لیے ارباز پٹھان صدا (آواز) پر معاشرہ ایک ہو گیا۔ ان کے اور ان کے ساتھیوں نے پر بڑی تعداد میں نوجوان، بزرگ، خواتین اور مختلف تنظیموں کے عہدیداران ٹیم میں شامل کیے۔ صبح سویرے شہر کے مختلف مقامات سے مورچے کے جتھے پہنچنے لگے۔ ہاتھوں میں تختیاں اور بینرز اٹھائے لوگ بڑی تعداد میں جمع ہوئے۔ مورچے میں شامل مظاہرین نے ریاستی حکومت کی طرف سے منسوخ کیے گئے 5 فیصد مسلم ریزرویشن کا شدید مخالفت کی۔ انہوں نے حکومت کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فوری طور پر ریزرویشن بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ مسلم معاشرے کے حقوق کے لیے جدوجہد کو مزید تیز کرنے کا اشارہ دیتے ہوئے ریزرویشن کریتی سمیتی کے سربراہ ارباز پٹھان نے کہا،" جب تک معاشرے کو انصاف نہیں مل جاتا، ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔" انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ جنگ صرف ریزرویشن تک محدود نہیں ہے، بلکہ آنے والی نسلوں کے حقوق سے جڑی ہوئی ہے۔ اگر حکومت نے مطالبات پر توجہ نہ دی تو تحریک کو مزید شدت دی جائے گی۔ موچے کے دوران قانون ونظم وضبط برقرار رکھنے کے لیے پولیس انتظامیہ نے سخت انتظامات کیے تھے۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کے بغیر یہ موچا پرامن اور منظم طریقے سے مکمل ہوا۔ موچے کے اختتام پر ایک وفد نے ضلعی کلکٹر سے ملاقات کی اور انہیں تحریری یادداشت پیش کی۔ اس یادداشت میں مسلم معاشرے کو تعلیمی اور معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے ریزرویشن سمیت مختلف فلاحی سکیموں کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔ انتظامیہ نے ان مطالبات پر مثبت سوچنے کا یقین دلایا۔ اس موچے نے مسلم معاشرے کی یکجہتی، تنظیمی طاقت اور اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کی پختہ عزم کو واضح طور پر سامنے لایا ہے۔ ارباز پٹھان کی قیادت میں منعقدہ اس تحریک نے مستقبل کی جدوجہد کی راہ متعین کر دی ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ معاشرہ اپنے حقوق کے لیے مزید مضبوطی سے کھڑا رہے گا۔ اس مورچے میں مسلم معاشرے کے تمام رہنماؤں کے ساتھ ساتھ تمام پارٹیوں کے غیر مسلم رہنماؤں نے بھی حمایت کا اظہار کیا۔ شدید دھوپ میں مظاہرین کے لیے جگہ جگہ ٹھنڈے پانی کا انتظام بھی کیا گیا تھا واضح بعد نماز جمعہ دھوپ کی تمازت 40 ڈگری سے زیادہ تھی لیکن نوجوانوں کے حوصلے بلند اور بیدار تھے۔

ایران نے آبنائے ہرمز مکمل طور پر کھولنے کا کیا اعلان، 40 دن بعد سبھی نے لی راحت کی سانس

ایران نے آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر کھولنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ سمندری راستہ تقریباً 40 دنوں سے بند تھا اور کچھ ممالک کے جہاز ہی یہاں سے گزر پا رہے تھے، وہ بھی انتہائی مشکل حالات میں۔ اب 40 دنوں بعد سبھی نے راحت کی سانس لی ہے۔ حکومت ایران نے اعلان کیا ہے کہ جنگ بندی تک اس سمندری راستہ کو سبھی کے لیے کھولنے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے اس بارے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جانکاری دی ہے۔ انھوں نے پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''لبنان میں نافذ جنگ بندی کی وجہ سے آبنائے ہرمز سے سبھی جہازوں کی گزرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس سمندری راستہ کو جنگ بندی کی بچی ہوئی مدت تک کے لیے پوری طرح سے کھولا جاتا ہے۔'' عراقچی نے اس پوسٹ کے ذریعہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اب سبھی جہاز آرام بغیر کسی مشکل ہرمز سے گزر سکیں گے۔ واضح رہے کہ اس سمندری راستہ کو لے کر امریکہ اور ایران میں لگاتار کشیدگی بنی ہوئی تھی۔ امریکہ مستقل اس راستے کو کھولنے کا مطالبہ کر رہا تھا۔ جنگ کے بعد سے ہی ایران نے اس راستے کی ناکہ بندی کر دی تھی، جس سے پوری دنیا کی معیشت پر گہرا اثر پڑا تھا۔ ساتھ ہی تیل اور گیس کی سپلائی بھی متاثر ہوئی تھی۔ ایران کے ذریعہ آبنائے ہرمز کو کھولنے کا اعلان کرنا، راحت پہنچانے والا فیصلہ ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 2 دن قبل آبنائے ہرمز سے ناکہ بندی ہٹانے کی جانکاری دی تھی۔ ٹرمپ نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ چین سے ان کی بات ہوئی ہے اور جلد ہی ناکہ بندی ہٹائی جائے گی۔ انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ایران نے ہرمز سے متعلق بات مان لی ہے۔ ایران پر جنگ بندی کو آگے بڑھانے کے لیے ہرمز کھولنے کا دباؤ تھا۔ امریکہ کا کہنا تھا کہ جنگ بندی پر بات تبھی بڑھے گی، جب ایران آبنائے ہرمز کو کھولے گا۔

غازی آباد میں بھیانک حادثہ، آگ لگنے سے ۵۰۰ رسے زائد جھگیاں خاکستر

غازی آباد (ایجنسی): غازی آباد کے اندرا پورم تھانہ حلقہ کے کنوانی گاؤں میں جمعرات کی دوپہر آگ لگنے کے بھیانک حادثے میں ۵۰۰ رسے زائد جھگیاں خاکستر ہو گئیں جبکہ آتشزدگی کے سبب متعدد گیس سلنڈروں میں دھماکہ نے مزید تباہی مچا دی۔ اس آتشزدگی تقریباً ۶ ربچوں کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ملی، تاہم بعد میں سب مل گئے۔ کچھ بچے بھیڑ میں ہونے کی وجہ سے اپنے اہل خانہ سے الگ ہو گئے تھے جبکہ دیگر جائے وقوع سے بہت دور کھیل رہے تھے۔ بچوں کے ملنے کے بعد اہل خانہ نے راحت کی سانس لی۔ آتشزدگی کی خبر ملتے ہی مقامی پولیس فورس اور فائر بریگیڈ ٹیکہ کی کئی ٹیمیں فوراً موقع پر پہنچیں۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے بلا تاخیر آگ بجھانے کا کام شروع کر دیا اور کافی مشقت اور وقت کے بعد بھی آگ کو پوری طرح بجھایا نہیں جا سکا۔ آتشزدگی کی وجہ کا ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ حالانکہ یہ جانکاری سامنے آ رہی ہے کہ کباڑ کے گودام میں آگ لگی تھی جس کے بعد یہ جھگیوں میں پھیلتی چلی گئی۔ بتایا گیا کہ بڑی تعداد میں رہائشی اپنے کام پر گئے ہوئے تھے۔ جھگیوں میں چھوٹے بچے اور خواتین ہی موجود تھیں۔ اچانک پھیلی آگ کی وجہ سے سیکڑوں خاندانوں کا آشیانہ اجڑ گیا۔ لوگوں کو بھاگنے اور سامان نیز گھر والوں کو بچانے کیلئے بہت کم وقت میسر ہوا۔ کسی طرح بھاگ کر لوگوں نے جان بچائی لیکن ان کے سامان آگ میں تباہ ہو گئے۔

یونیفارم اور کتابیں اسکول سے خریدنا ضروری نہیں

ریاستی محکمہ تعلیم نے سرکیولر جاری کیا ہے کہ کسی بھی اسکول میں طلبہ کو یونیفارم، بیاض اور، کتابیں اور دیگر تعلیمی سامان کسی مخصوص دکان یا براہ راست اسکول سے خریدنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ۱۳ راپریل ۲۰۲۶ء کو جاری کردہ یہ حکم نامہ ریاست کی تمام میڈیم کے سیکنڈری اور پرائمری اسکولوں کیلئے ہے۔ حکم نامے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اگر کوئی اسکول اس ضمن میں زبردستی کرتا ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ والدین اور سرپرستوں نے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ جبکہ تعلیمی تنظیموں نے فیصلہ پر سختی سے عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ واضح رہے کہ پرائمری ایجوکیشن ڈائریکٹر شرد گوساوی اور سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن ڈائریکٹر ڈاکٹر مہیش پالکر نے اس تعلق سے حکم نامہ جاری کیا ہے جس میں طلبہ اور والدین کو راحت دینے والا ایک اہم فیصلہ کیا گیا ہے۔ اب اسکولوں کی جانب سے یونیفارم، کاپیاں، کتابیں یا دیگر تعلیمی سامان مخصوص دکانوں سے یا اسکول ہی سے خریدنے کیلئے زبردستی نہیں کی جا سکے گی۔

जाहीर प्रगटन
सावधान
ZUM ZUM
झमझम इंडस्ट्रीज बीड ही आपल्या झमझम या थंडपेय उत्पादनाचा व्यवसाय करते. ही कंपनी थंडपेयाच्या रिकाम्या बाटल्या किंवा प्लास्टीक क्रेटची विक्री करत नाहीत. बाजारात अशा रिकाम्या बाटल्या खरेदी व विक्री करून त्याचा दुरुपयोग करून कंपनीस बदनाम करण्याचा प्रयत्न होत आहे. अशा प्रकारे रिकाम्या बाटल्या व क्रॅटची खरेदी व विक्री करणे हे कायदेशीर दृष्ट्या गैर आहे. 'झमझम'ची उत्पादनाची विक्री करणाऱ्या विक्रेत्यांनीही याची काळजी घेणे आवश्यक आहे. त्याचप्रमाणे जुने साहित्य (भंगार) खरेदी-विक्री करणाऱ्यांनीही झमझमच्या रिकाम्या बाटल्या अथवा क्रॅटची खरेदी विक्री करणाऱ्यांनीही झमझमच्या रिकाम्या बाटल्या अथवा क्रॅटची खरेदी-विक्री व्यवहार करू नये किंवा त्यास सहकार्य करू नये. असे कोठेही आढळल्यास झमझम इंडस्ट्रीज त्या विरुद्ध कायदेशीर कारवाई करील व त्याच्या परिणामाची जबाबदारी संबंधितावर राहील याची सूचना देण्यासाठीच हा सावधानतेचा इशारा दिला आहे. याची नोंद घ्यावी.
ZUM ZUM
प्रगटन देणार
झमझम इंडस्ट्रीज
झमझम कॉलनी, बीड

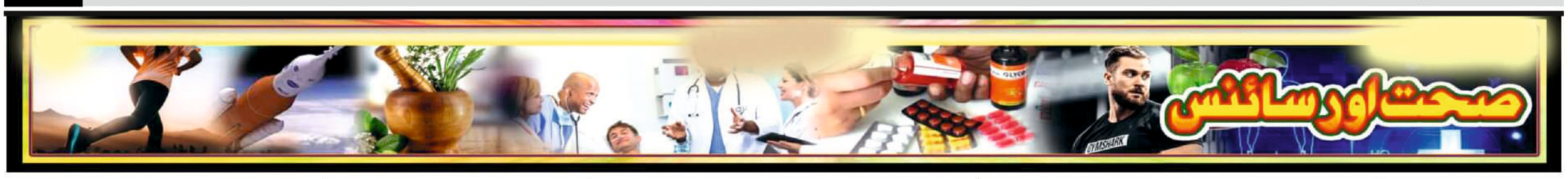

آشوبِ چشم۔ محدود نوعیت کی بیماری ہے

آشوب چشم (Pink Eye) یہ آٹھ میں سے ایک یا سالانہ تقریباً 50 لاکھ افراد کو متاثر کرتی ہے۔ پاکستان میں بھی گاہے بہ گاہے ایسے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور گرمیوں کے موسم میں آنکھوں کی سوزش قدرے بڑھ جاتی ہے۔ اس بیماری میں آنکھ کے پپوٹوں کے اندر کی جھلی (Conjunctiva) متاثر ہوتی ہے اور اس سوزش سے آنکھ کی سفیدی گلابی یا سرخ نظر آتی ہے۔ آشوب چشم کا سبب جراثیم بھی ہوسکتے ہیں اور وائرس بھی تاہم اس میں تفریق کرنا ڈاکٹروں کے لئے دشوار ہوجاتا ہے لہٰذا عام طور پر آنکھوں میں سرخی دیکھ کر بعض ڈاکٹرز اینٹی بائیوٹک ادویات تجویز کرتے ہیں جبکہ یہ وائرس کے خلاف غیر مؤثر ہوتی ہیں۔

اینٹی بائیوٹک ادویات کا کردار ان ادویات کے کثرت استعمال سے جرثوموں میں دواؤں کے خلاف مزاحمت کی قوت پیدا ہوجاتی ہے جو صحت کے لئے خطرناک ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ برطانیہ میں آشوب چشم کے لئے جو عام اینٹی بائیوٹک دی جاتی ہے وہ کلورامفینی کال (Chloramphenicol) کے قطرے ہیں۔ یہ دوا ڈاکٹری نسخے کے بغیر بھی فروخت کی جاتی ہے لیکن امریکہ میں اس پر پابندی عائد ہے اور امریکی ڈاکٹروں کے مطابق وہ آشوب چشم میں مبتلا کسی بچے کے علاج کے لئے اس دوا کے استعمال کے لئے سوچ بھی نہیں سکتے۔ آشوب چشم میں اینٹی بائیوٹک دواؤں کے اثرات کا جائزہ لینے کے لئے برطانیہ میں اس مرض میں مبتلا 6 ماہ سے 12 سال کی عمر کے 326 میں سے کچھ بچوں کو حقیقی اور کچھ کو فرضی ادویات دی گئیں۔ 7 دن بعد تحقیق کرنے والوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شفایابی کی شرح میں دونوں گروپوں میں کوئی خاص فرق نہیں تھا۔ جن بچوں کو اینٹی بائیوٹک دی گئی تھی ان میں سے 86 فیصد صحت یاب ہوگئے اور جن کو فرضی دوا دی گئی تھی ان میں بھی 83 فیصد آشوب سے نجات پاچکے تھے۔

صبح کافی سے پہلے برش دانتوں کی صحت کے لیے کیوں ضروری؟

اگر آپ بھی صبح اٹھتے ہی ڈرامہ 'ٹو اینڈ اے ہاف مین' کے کردار چارلی بارپر کی طرح فوراً کافی بنا کر پیتے ہیں تو ہوسکتا ہے آپ اپنے دانتوں کو نقصان پہنچا رہے ہوں۔ امریکہ سے تعلق رکھنے والے ماہرِ دندان ڈاکٹر مارک برمینی کا کہنا ہے کہ 'طریقہ یہ ہے کہ صبح کافی پینے سے پہلے برش کیا جائے کیونکہ اس سے دانتوں پر داغ پڑنے کے امکانات کم ہوجاتے ہیں'۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ 'کافی کا پی ایچ لیول تقریباً پانچ ہوتا ہے جو دانتوں کی اوپری سطح (اینامل) کو نرم کردیتا ہے'۔ ان کے مطابق 'ایسے میں اگر آپ کافی پینے کے فوراً بعد برش کرتے ہیں تو آپ دراصل دانت صاف نہیں کررہے ہوتے بلکہ انہیں نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں'۔ ڈاکٹر کے مطابق 'کافی کے بعد فوراً برش کرنا ایسا ہے جیسے آپ دانتوں کو رگڑ کر گھسا رہے ہوں'۔ انہوں نے بتایا کہ 'اینامل کو دوبارہ سخت ہونے میں تقریباً 30 سے 40 منٹ لگتے ہیں اس لیے اس دوران برش کرنے سے دانتوں کی سطح مزید کمزور ہوسکتی ہے'۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں کے دانت دن میں دو بار برش کرنے کے باوجود وقت کے ساتھ زیادہ پیلے نظر آنے لگتے ہیں'۔ 'اسی طرح اگر آپ برش کیے بغیر کافی پیتے ہیں تو رات بھر دانتوں پر بننے والی بیکٹیریا کی تہہ (بایوفلم) کافی اور دودھ کے اجزا کو زیادہ آسانی سے چپکنے دیتی ہے، جس سے داغ بڑھ سکتے ہیں'۔

آم ذائقے کی دنیا پہ راج کرتا

آج کل آم کا موسم ہے۔ ملک کے جنوبی علاقے میں آم کی فصلیں تیار ہوچکی ہیں۔ یوں جون، جولائی سے نصف ستمبر تک پھلوں کا یہ بادشاہ ذائقے کی دنیا پر راج کرے گا۔ روایت ہے کہ سکندر اعظم پہلا غیر ملکی تھا جو آم سے متعارف ہوا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ وادی سندھ میں اپنے قیام کے دوران اس نے آم کا باغ بھی لگوایا تھا۔ ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کے قیام کے ساتھ ہی اس پھل کو شاہی سرپرستی حاصل ہوگئی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس پھل نے مغلوں کے بھی دل جیت لئے تھے۔ شہنشاہ بابر نے اپنی خود نوشت میں اسے بہترین پھل قرار دیا ہے۔ اس نے اپنی سوانح عمری تزک بابری میں آم کی اقسام بھی درج کی ہیں۔ شہنشاہ اکبر کو بھی آم سے بے حد لگاؤ تھا چنانچہ اس نے صوبہ بہار کے قریب آموں کا بہت بڑا باغ لگوایا، جس میں آم کے ایک لاکھ درخت تھے۔

آم سائنسی نظر ئیے کے مطابق کیسا پھل ھے؟

سائنس کی زبان میں یہ پھل Mangifera Indica کہلاتا ہے۔ یہ وٹامن A سے بھرپور پھل ہے۔ آم کے مکمل تجزیے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں منجمد دیگر غذائی اجزاء کے وٹامن A وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں قلمی آموں کی 11 اقسام کے 39 نمونوں کے تجزیے سے پتا چلا کہ انور رٹول میں کیروٹین کی مقدار 6078 (بین الاقوامی یونٹ) تک پائی گئی جو بہت زیادہ ہے۔ آم کی دوسری قسمیں جن میں سیارنی، دسہری، غلام محمد والا، فجری، لنگڑا، مالدا اور الماس بھی ہیں ان میں وٹامن A کی زیادہ مقدار ملی۔ 100 گرام آموں کی شرح مقدار اور غذائیت اس اعتبار سے سائنس کی نظر میں یہ ایک نہایت قابل قدر پھل ہے۔

سونگھنے کی حس میں کمی بیماری کی علامت ہوسکتی ہے؟

ایک تازہ ترین تحقیق میں معلوم ہوا ہے کہ سونگھنے کی حس میں کمی، الزائمر بیماری کی ابتدائی اور اہم ترین علامات میں سے ایک ہوسکتی ہے اور حیران کن طور پر یہ یادداشت کے واضح مسائل سے بھی پہلے ظاہر ہوسکتی ہے۔ جرمنی کے تحقیقی ادارے ڈی زیڈ این ای اور لڈوگ میکس میلینس یونیورسٹی میونخ (ایل ایم یو) کے سائنس دانوں کی نئی تحقیق نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق دماغ کا مدافعتی نظام اس عمل میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ کبھی کبھار غلطی سے انہی اعصابی ریشوں پر حملہ کردیتا ہے جو سونگھنے کی حس کے لیے نہایت ضروری ہوتے ہیں۔ نیچر کمیونیکیشنز میں شائع ہونے والی اس تحقیق میں چوہوں اور انسانوں دونوں سے حاصل ہونے والے شواہد شامل ہیں جیسے دماغی بافتوں کا تجزیہ اور پی ای ٹی اسکیننگ۔ یہ نتائج نہ صرف بیماری کی ابتدائی تشخیص کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ بروقت علاج کے نئے دروازے بھی کھول سکتے ہیں۔ محققین کے مطابق سونگھنے سے متعلق مسائل اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب دماغ کے مدافعتی خلیے، جنہیں 'مائیکروگلیا' کہا جاتا ہے، دو اہم حصوں کے درمیان رابطے ختم کرنا شروع کردیتے ہیں: اولفیکٹری بلب اور لوکس سیرولیئس۔ اولفیکٹری بلب، جو دماغ کے اگلے حصے میں واقع ہوتا ہے۔

چائے مقوی مشروب ہیں

سبز چائے کے فوائد: سبز پاں Oolong (چین کی ایک سیاہ چائے) اینٹی کینسر اجزاء پر مشتمل ہے جو Quercetin نامی اینٹی آکسیڈنٹس کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ یہ مختلف جڑی بوٹیوں پر مشتمل چائے کئی امراض کا قدرتی علاج ہے۔ تاہم وزن میں کمی کا دعویٰ کرنے والی پراڈکٹس پر آنکھ بند کرکے یقین نہیں کیا جانا چاہئے کہ ان کے استعمال سے فوری طور پر آپ کا ہدف حاصل ہوسکے گا۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل ہربلسٹس کا کہنا ہے کہ آپ اپنے کچن گارڈن میں چند جڑی بوٹیاں ضرور لگالیں تاکہ مختلف موسموں میں اپنی چائے خود تیار کرسکیں۔ ان پتیوں کو صاف کپڑے سے پونچھ کر پیس لیں اور شیشی بھر کر رکھ لیں یا تازہ پتیاں توڑ کر گرم پانی میں اُبال لیں اور چند ساعتوں کے لئے اس کپ کو ڈھک کر رکھ دیں بعد ازاں تازہ پتیوں کو چائیں توئی بیگز کی طرح علیحدہ کرلیں یا پھر اسی طرح ایک چائے کے چمچ کے برابر شہد یا شکر ملا کر جیسے چاہیں استعمال کریں۔

کیموماٹل: اس جڑی بوٹی کے خوشبودار پودے میں سورج مکھی کی طرح پھول کھلتے ہیں۔ اس کے خشک پتوں کا جوشاندہ مقوی مشروب کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مغربی ملکوں میں کیموماٹل چائے کے تیار بیگز بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ آپ چاہیں تو آنکھوں کی تھکن رفع کرنے کے لئے بھی ان ٹی بیگز کو استعمال کرسکتے ہیں۔

لیونڈر: یہ سدابہار جھاڑی خوشبو کہلاتی ہے جس کے پتے پتلے، پھول نیلے، بنفشی یا گلابی ہوتے ہیں کچھ خواتین لیونڈر کو سکھا کر کپڑوں کی الماری میں رکھتی ہیں تاکہ پرانے کپڑوں میں خوشبو بس جائے۔ آپ لیونڈر کی چائے کو بے خوابی کی شکایت دور کرنے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔

لیمن بام: لیموں کی قدرتی مہک میں بسی یہ جھاڑی چائے کے علاوہ مکھن، شکر اور انڈوں سے مربے قسم کا کھانا بھی تیار کیا جاتا ہے۔ لیمن بام اعصابی تھکن، سر درد اور دباؤ کی کیفیت سے بچاؤ کرکے آپ کو تازہ دم کردیتی ہے اور اگر انفلوئنزا یا فلو کی شکایت ہو تو اس میں بھی اکسیر کہی جاتی ہے۔

بچھو ابوٹی: اس جھاڑی کے پتے نوکیلے اور خاردار ہوتے ہیں۔ یہ ٹانک کے طور پر پی جاتی ہے وٹامنز اور معدنیات آئرن کے ساتھ الرجی کے لئے تریاق کہا گیا ہے۔

رس بھری کے پتے: یہ قدرتی اسٹرمجنٹ چائے ہے۔ جسے تیار کرکے آپ کمرے کے درجہ حرارت میں ٹھنڈا کرلیں اور اس سے غرارے کرکے گلے کا درد اور انفیکشن دور کیا جاسکتا ہے۔ مغربی ملکوں میں حمل کی بعض پیچیدگیاں دور کرنے کے لئے بھی اسے اچھا ٹونکا کہا جاتا ہے گو کہ یہ باشندے طبی معائنوں اور علاج معالجے ہی کو ترجیحاً اختیار کرتے ہیں۔

ویپ کا استعمال پھیپھڑوں اور منہ کے کینسر کا سبب بن سکتا ہے: تحقیق

آسٹریلیا کے محققین کی ایک نئی تحقیق میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ویپنگ (ای سگریٹ کا استعمال) پھیپھڑوں اور منہ کے کینسر کا سبب بن سکتی ہے، جس کے بعد ماہرین نے ریگولیٹرز پر زور دیا ہے کہ وہ حتمی شواہد کا انتظار کرنے کے بجائے فوری اقدامات کریں۔ گارڈین کے مطابق سڈنی میں واقع یونیورسٹی آف نیو ساؤتھ ویلز کے ماہرین کی سربراہی میں ہونے والی اس تحقیق میں سنہ 2017 سے 2025 تک شائع ہونے والی مختلف سائنسی رپورٹس، جانوروں پر کیے گئے تجربات، انسانی کیس رپورٹس اور لیبارٹری تحقیق کا جائزہ لیا گیا۔ یہ اب تک کی تفصیلی تحقیقات میں سے ایک ہے جس میں یہ جاننے کی کوشش کی گئی کہ آیا نکوٹین ای سگریٹ کینسر کا باعث بن سکتے ہیں یا نہیں۔ تحقیق کے مطابق ویپنگ جسم میں ایسے ابتدائی خطرناک اثرات پیدا کرتی ہے جو کینسر سے مضبوط تعلق رکھتے ہیں، جیسے کہ ڈی این اے کو نقصان پہنچنا اور سوزش کا بڑھ جانا۔ مشہور جریدے 'کارسینوجینیسس' میں شائع ہونے والی اس تحقیق میں بتایا گیا کہ 'ویپنگ ان ابتدائی کینسر سے پہلے کی تبدیلیوں سے جڑی ہوئی ہے'۔ ماہر برنارڈ سٹیورٹ کے مطابق ای سگریٹ کے دھوئیں کو سانس کے ذریعے اندر لینے سے منہ اور پھیپھڑوں کے خلیات اور بافتوں میں واضح تبدیلیاں آتی ہیں۔

غیر متوازن غذا: انسانی صحت پر مہلک اثرات

نازش احتشام اعظمی

انسانی زندگی کا کارخانہ جن بنیادوں پر استوار ہے، ان میں غذا کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ بقائے دوام اور جسمانی نمو کے لیے خوراک محض پیٹ بھرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ وہ ایندھن ہے جو انسانی مشینری کے پیچیدہ نظام کو متحرک رکھتا ہے۔ قدیم حکما سے لے کر جدید طبی ماہرین تک، سب اس بات پر متفق ہیں کہ "انسان وہی ہے جو وہ کھاتا ہے"۔ ایک متوازن غذا، جس میں نشاستہ، لحمیات، حیاتین، معدنیات اور ریشہ (فائبر) اپنے فطری تناسب کے ساتھ موجود ہوں، انسانی جسم کو نہ صرف توانائی فراہم کرتی ہے بلکہ اسے بیماریوں کے خلاف ایک ناقابل تسخیر ڈھال بھی عطا کرتی ہے۔ تاہم، تمدنی ترقی اور تیز رفتار طرز زندگی نے انسان کے دسترخوان کو جس طرح بدلا ہے، اس نے صحت کے حوالے سے ایسے سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں جن کا جواب غیر متوازن غذا کے مہلک اثرات کی صورت میں سامنے آرہا ہے۔

موجودہ دور میں غیر متوازن غذا کا تصور محض خوراک کی کمی تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کا ایک خطرناک پہلو غذائی افراط اور غلط انتخاب بھی ہے۔ صنعتی انقلاب کے بعد تیار شدہ (Processed) اشیائے خورونوش، مصنوعی مٹھاس، ٹرانس فیٹس اور ضرورت سے زیادہ نمک نے انسانی جبلت کو تو مسحور کردیا ہے لیکن خلیاتی سطح پر تباہی پھیلا دی ہے۔ جب ہم فطری غذاؤں جیسے پھلوں، سبزیوں اور دیسی اجناس کو ترک کر کے پیکٹ میں بند مصنوعی غذاؤں کو اپناتے ہیں، تو ہم دراصل اپنے جسم کے حیاتیاتی توازن کو بگاڑ دیتے ہیں۔ یہ بگاڑ ہی وہ نقطہ آغاز ہے جہاں سے دائمی امراض کی جڑیں پھوٹتی ہیں۔ غیر متوازن غذا اس وقت جنم لیتی ہے جب ہماری خوراک میں حرارے (Calories) تو بے تحاشا ہوں لیکن ان میں وہ مائیکرو نیوٹرینٹس مفقود ہوں جو مدافعتی نظام اور میٹابولزم کی بقا کے لیے ناگزیر ہیں۔

اس غذائی بے اعتدالی کا سب سے پہلا اور نمایاں شکار انسانی میٹابولزم ہوتا ہے، جس کا نتیجہ موٹاپے کی شکل میں نکلتا ہے۔ موٹاپا محض وزن کا بڑھنا نہیں بلکہ یہ امراض کی ایک ایسی ماں ہے جو خاموشی سے جسم کے اندرونی اعضا کو مفلوج کرنا شروع کردیتی ہے۔ جب غذا میں ریفائنڈ کاربوہائیڈریٹس اور سیچوریٹڈ چکنائی کی بہتات ہوتی ہے، تو جسم اسے توانائی میں تبدیل کرنے کے بجائے چربی کی تہوں میں ذخیرہ کرنا شروع کردیتا ہے۔ خاص طور پر پیٹ کے گرد جمع ہونے والی چربی (Visceral Fat) ایک فعال بافت کی طرح کام کرتی ہے جو جسم میں مسلسل سوزش (Inflammation) پیدا کرتی رہتی ہے۔ یہ سوزش خون کی نالیوں کو سخت کردیتی ہے اور انسولین کی حساسیت کو ختم کردیتی ہے، جس سے میٹابولک سنڈروم جیسے پیچیدہ مسائل جنم لیتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق موٹاپا اب ایک عالمی وباء کی صورت اختیار کرچکا ہے، جو براہِ راست کینسر، ذیابیطس اور قلبی امراض کا پیش خیمہ ثابت ہورہا ہے۔

اگر ہم قلب انسانی اور نظام دورانِ خون پر غیر متوازن غذا کے اثرات کا جائزہ لیں تو صورتحال انتہائی تشویشناک نظر آتی ہے۔ انسانی شریانیں قدرت کا ایک شاہکار ہیں جو لچکدار اور ہموار ہوتی ہیں، لیکن ٹرانس فیٹس اور کولیسٹرول سے بھرپور غذا ان شریانوں کی اندرونی دیواروں پر چربی کی تہیں جما دیتی ہے۔ اس عمل کو طبی اصطلاح میں ایتھروسکلروسس کہا جاتا ہے۔ جب شریانیں تنگ اور سخت ہوجاتی ہیں، تو دل کو خون پمپ کرنے کے لیے اضافی مشقت کرنی پڑتی ہے، جس سے فشارِ خون (High Blood Pressure) کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ نمک کی زیادتی اس بوجھ کو مزید بڑھا دیتی ہے کیونکہ یہ جسم میں پانی کو روک کر خون کے حجم میں اضافہ کردیتی ہے۔ ان عوامل کا حتمی نتیجہ اکثر دل کے دورے (Heart Attack) یا فالج کی صورت میں نکلتا ہے، جو پل بھر میں ایک ہنستی کھیلتی زندگی کو معذوری یا موت کی آغوش میں دھکیل دیتے ہیں۔ اس کے برعکس، اگر خوراک میں پوٹاشیم، میگنیشیم اور اومیگا تھری فیٹی ایسڈز شامل ہوں، تو یہ شریانوں کو لچکدار رکھ کر ان مہلک اثرات کو زائل کرسکتے ہیں۔

غیر متوازن غذا کا ایک اور ہولناک پہلو ذیابیطس ٹائپ ٹو کا پھیلاؤ ہے۔ جدید دور کی میٹھی اشیاء، سوڈا ڈرنکس اور سفید آٹے سے بنی مصنوعات خون میں گلوکوز کی سطح کو یک لخت بڑھا دیتی ہیں۔ اس اچانک اضافے کو کنٹرول کرنے کے لیے لبلبہ (Pancreas) کو بڑی مقدار میں انسولین خارج کرنی پڑتی ہے۔ مسلسل ایسی غذا کا استعمال لبلبے کو تھکا دیتا ہے اور خلیات انسولین کے خلاف مزاحمت (Insulin Resistance) پیدا کرلیتے ہیں۔ ذیابیطس ایک ایسا "خاموش قاتل" ہے جو سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک ہر عضو کو متاثر کرتا ہے۔ یہ گردوں کی ناکامی، بینائی کے خاتمے اور اعصابی نظام کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ اس بیماری کا براہِ راست تعلق ہماری پلیٹ میں موجود غذا کے انتخاب سے ہے، اور یہی وجہ ہے کہ متوازن اور فائبر سے بھرپور غذا کو اس کے علاج کا لازمی حصہ قرار دیا جاتا ہے۔

انسانی جسم کا دفاعی نظام یعنی قوتِ مدافعت بھی براہِ راست غذا کے مرہونِ منت ہے۔ غیر متوازن غذا کے نتیجے میں جسم کو وہ ضروری حیاتین (وٹامن اے، سی، ای) اور معدنیات (زنک، آئرن) میسر نہیں آتے جو سفید خلیات کی پیداوار اور ان کی فعالیت کے لیے ضروری ہیں۔ یہاں ایک توجہ طلب پہلو پوشیدہ بھوک (Hidden Hunger) کا ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں انسان کا پیٹ تو بھرا ہوا نظر آتا ہے لیکن اس کا جسم خلیاتی سطح پر فاقہ کشی کا شکار ہوتا ہے۔ زنک اور آئرن کی کمی سے نہ صرف خون کی کمی (Anemia) واقع ہوتی ہے بلکہ جسم کی بیرونی جراثیم سے لڑنے کی سکت بھی ختم ہوجاتی ہے۔ بچوں میں یہ صورتحال ان کی قدامت، ذہنی نشوونما اور سیکھنے کی صلاحیت کو عمر بھر کے لیے متاثر کرسکتی ہے۔ ایک کمزور مدافعتی نظام کا حامل فرد معمولی سے انفیکشن کا مقابلہ کرنے کے قابل بھی نہیں رہتا، جس سے شرح اموات میں اضافہ ہوتا ہے۔

حالیہ برسوں میں ہونے والی طبی تحقیقات نے غذا اور ذہنی صحت کے درمیان ایک گہرا اور حیرت انگیز تعلق دریافت کیا ہے۔ انسانی دماغ، جو پورے جسم کا کنٹرول سینٹر ہے، اپنی بہترین کارکردگی کے لیے مخصوص فیٹی ایسڈز اور امینو ایسڈز کا تقاضا کرتا ہے۔ غیر متوازن غذا، جس میں پروسیسڈ شوگر کی بہتات ہو، دماغ میں کیمیائی عدم توازن پیدا کرتی ہے۔ خون میں شکر کے اتار چڑھاؤ سے موڈ میں تبدیلی، چڑچڑاپن اور ذہنی تناؤ (Stress) پیدا ہوتا ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ وہ افراد جو جنک فوڈ کے رسیا ہوتے ہیں، ان میں ڈپریشن اور اضطراب (Anxiety) کی شرح ان لوگوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے جو تازہ سبزیوں، پھلوں اور مچھلی جیسی متوازن غذا استعمال کرتے ہیں۔ دماغی خلیات کی سوزش، جو غیر صحت بخش چکنائی سے پیدا ہوتی ہے، یادداشت کی کمزوری اور الزائمر جیسے امراض کے خطرات کو بھی مہمیز دیتی ہے۔

بچوں اور نوجوان نسل پر غیر متوازن غذا کے اثرات تو اس سے بھی زیادہ تباہ کن ہیں۔ بلوغت کے ایام میں جسمانی ڈھانچہ تشکیل پا رہا ہوتا ہے اور ہارمونز کی تبدیلیوں کا عمل جاری ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر کیلشیم اور پروٹین کی کمی ہڈیوں کو بھربھرا (Osteoporosis) کر دیتی ہے اور قد میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ مارکیٹ میں دستیاب رنگین ٹافیاں، چپس اور فاسٹ فوڈ بچوں کے ذائقے کی حس کو تو مغلوب کر لیتے ہیں لیکن ان کے جگر اور معدے پر گہرا بوجھ ڈالتے ہیں۔ بچپن میں اپنائی گئی یہ غلط عادات جوانی تک پہنچتے پہنچتے سنگین امراض کی شکل اختیار کرلیتی ہیں۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جدید اشتہاری مہمات نے غیر صحت بخش غذا کو خوشی اور کامیابی کی علامت بنا کر پیش کیا ہے، جس سے نوجوان نسل شعوری طور پر موت کے اس جال میں پھنس رہی ہے۔

نظام انہضام، جو غذا کی پروسیسنگ کا مرکز ہے، غیر متوازن خوراک سے سب سے پہلے متاثر ہوتا ہے۔ فائبر کی کمی قبض جیسے دائمی مسائل پیدا کرتی ہے جو آگے چل کر بواسیر اور قولون (بڑی آنت) کے کینسر کی صورت اختیار کرسکتے ہیں۔ مصنوعی ذائقے اور کیمیائی تحفظاتی اجزاء (Preservatives) معدے کی تیزابیت میں اضافہ کرتے ہیں اور السر جیسے زخموں کا باعث بنتے ہیں۔ جب آنتوں کا قدرتی بیکٹیریل توازن (Microbiome) بگڑتا ہے تو نہ صرف ہضم کا نظام درہم برہم ہوتا ہے بلکہ پورے جسم کی توانائی کا گراف نیچے گر جاتا ہے۔ ایک صحت مند آنت ہی ایک صحت مند جسم کی ضامن ہے، اور اس کی صحت کا راز صرف اور صرف ریشہ دار اور سادہ غذا میں پنہاں ہے۔

اس گمبھیر صورتحال کا تقاضا ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنے غذائی رویوں پر نظر ثانی کریں۔ موجودہ دور کی مصروفیت اور سہولت پسندی نے ہمیں فطرت سے دور کردیا ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ کچن میں پکا ہوا سادہ کھانا کسی بھی مہنگے ہوٹل کے کھانے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ خوراک کی خریداری کے وقت لیبل پڑھنے کی عادت ڈالنا، مصنوعی مٹھاس سے پرہیز کرنا اور پانی کے زیادہ استعمال کو یقینی بنانا وہ بنیادی اقدامات ہیں جو ہمیں بڑی تباہی سے بچا سکتے ہیں۔ والدین پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے لیے رول ماڈل بنیں اور گھر کے دسترخوان پر قدرتی غذاؤں کو رواج دیں۔

تعلیمی اداروں اور حکومتی سطح پر بھی اس حوالے سے آگاہی مہمات ناگزیر ہیں۔ اسکولوں کی کینٹینوں میں جنک فوڈ کی فروخت پر پابندی اور غذائیت کو نصاب کا حصہ بنانا وقت کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں، حکومتوں کو چاہیے کہ وہ مضر صحت اشیاء پر ٹیکسوں میں اضافہ کریں اور نامیاتی (Organic) زراعت کو فروغ دیں تاکہ عام آدمی کو سستی اور معیاری غذا میسر آسکے۔ میڈیا کو چاہیے کہ وہ کمرشل ازم سے بالاتر ہوکر عوام کو متوازن غذا کی اہمیت سے روشناس کرائے۔

مختصر یہ کہ غیر متوازن غذا انسانی صحت کے لیے ایک ایسا مہلک زہر ہے جو آہستہ آہستہ جسم کے تمام نظاموں کو کھوکھلا کردیتا ہے۔ یہ محض جسمانی بیماریوں کا سبب نہیں بلکہ انسانی صلاحیتوں کے زوال اور معاشی بوجھ کا باعث بھی ہے۔ صحت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک عظیم نعمت ہے اور اس کی حفاظت کرنا ہمارا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔ اگر ہم آج اپنی پلیٹ میں موجود غذا کو تبدیل نہیں کریں گے تو کل ہمیں دواؤں پر انحصار کرنا پڑے گا۔ متوازن غذا کا انتخاب دراصل ایک صحت مند مستقبل کا انتخاب ہے۔ ہمیں یہ حقیقت تسلیم کرلانی چاہیے کہ "صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ پرورش پاتا ہے" اور اس صحت کا واحد راستہ سادہ، فطری اور متوازن خوراک سے ہوکر گزرتا ہے۔

☆☆☆☆

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

امریکی کانگریس میں ڈیموکریٹس کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات غیر معمولی گراوٹ

آئرن ڈوم کی فنڈنگ روکنے کے حق میں آوازیں بلند، عوامی رائے عامہ کی تبدیلی نے قانون سازوں پر دباؤ بڑھا دیا

واشنگٹن: امریکی سینیٹ نے اسرائیل کو ہتھیاروں اور بلڈوزروں کی فروخت روکنے کی دو قراردادیں مسترد کردیں تاہم ڈیموکریٹس کی ایک بڑی اکثریت نے اقلیت کا ساتھ دیا جو اسرائیل کے بارے میں پارٹی کے موقف میں ایک بنیادی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ سینیٹ کے 47 ڈیموکریٹ ارکان میں سے 40 نے 295 ملین ڈالر مالیت کے بلڈوزروں کی فروخت روکنے کی قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ اس مہم کا آغاز کرنے والے سینیٹر برنی سینڈرز نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ بلڈوزرز مغربی کنارے، غزہ اور لبنان میں گھر گرانے کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ دوسری جانب سینیٹ کے 59 ارکان، جن میں زیادہ تر ریپبلکن تھے، نے اس فروخت کو روکنے کی مخالفت کی۔ 36 ڈیموکریٹس نے ایک اور قرارداد کی حمایت بھی کی ہے جس کا مقصد اسرائیلی فوج کو 152 ملین ڈالر مالیت کے ایک ہزار پاؤنڈ وزنی بموں کی فروخت روکنا تھا۔ برنی سینڈرز کا موقف ہے کہ یہ بم غزہ اور لبنان میں استعمال ہوں گے۔ اس فروخت کو روکنے کی قرارداد کے خلاف 63 سینیٹرز نے ووٹ دیا۔ ان قراردادوں کی حمایت کا مطالبہ کرتے ہوئے سینڈرز نے کہا کہ امریکہ کو چاہیے کہ وہ اپنا اثر ورسوخ اور اربوں ڈالر مالیت کے ہتھیاروں اور فوجی امداد کو اسرائیل سے ان مظالم کے خاتمے کے مطالبے کے لیے استعمال کرے۔ ووٹنگ کے بعد انہوں نے مزید کہا کہ یہ واضح ہے کہ ڈیموکریٹس نے اب عام امریکی شہری کی بات سننا شروع کردی ہے جو نیتن یاہو کی ہولناک جنگوں پر اربوں ڈالر خرچ کرنے سے بیزار آچکا ہے۔ اس ملک کے لوگ رہائش یا علاج معالجے کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتے۔ اخبار ٹائمز آف اسرائیل" نے یہ تفصیلات پیش کی ہیں۔ اخبار کے مطابق امریکی کانگریس میں ڈیموکریٹک پارٹی اور اسرائیل کے تعلقات تیزی سے زوال پذیر ہیں کیونکہ ارکان کی بڑھتی ہوئی تعداد یہ اعلان کررہی ہے کہ وہ اب اسرائیل کے دفاعی نظاموں تک کے لیے امریکی فنڈنگ کی حمایت نہیں کرسکتے۔ واشنگٹن کے اندر یہ ایک نمایاں سیاسی تبدیلی ہے۔ نیوز ویب سائٹ "ایکسیس" کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی میزائل دفاعی نظام "آئرن ڈوم" کی فنڈنگ کے لیے امریکی ٹیکس دہندگان کے پیسے کے استعمال کی مخالفت چار سال پہلے تک ایک انتہاپسندانہ اور غیر اہم موقف سمجھا جاتا تھا، لیکن اب ایسا نہیں رہا۔ ڈیموکریٹک رکنِ پارلیمنٹ جم میک گورن نے کہا کہ وہ اب اسرائیلی وزیراعظم

بنیامین نیتن یاہو کے لیے کسی بھی اضافی فوجی امداد کی حمایت نہیں کرسکتے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ پہلے آئرن ڈوم کی فنڈنگ کی حمایت کرتے رہے ہیں لیکن اب وہ احتساب کا فقدان دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح رکنِ پارلیمنٹ جیرڈ ہوف مین نے کہا ہے کہ گزشتہ برسوں کے دوران اسرائیلی حکومت کے بیانات کے تناظر میں اب یہ موقف متنازع نہیں رہا۔ اسی طرح رکنِ پارلیمنٹ مارک پوکن کا کہنا تھا کہ اسرائیل کے پاس اپنی جنگیں لڑنے کے لیے وافر مالی وسائل موجود ہیں اور اسے مزید امریکی پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ میک گورن، ہوف مین اور پوکن ان 207 ڈیموکریٹس میں شامل تھے جنہوں نے 2021 میں 210 ریپبلکنز کے ساتھ مل کر آئرن ڈوم کی فنڈنگ کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ اس وقت صرف آٹھ ڈیموکریٹس نے اس کی مخالفت کی تھی۔ رکنِ پارلیمنٹ الیگزینڈریا اوکاسیو کورٹیز نے اس ماہ ایک بڑا تنازع کھڑا کردیا جب انہوں نے اعلان کیا کہ وہ اسرائیل کی فنڈنگ کے حق میں کبھی ووٹ نہیں دیں گی۔ انہوں نے بعد میں واضح کیا کہ ان کے اس موقف میں دفاعی ہتھیار بھی شامل ہیں۔ متعدد ترقی پسند شخصیات نے بھی یہی موقف اپنایا ہے۔ ان شخصیات میں نیویارک کے میئر زہران ممدانی، سیاستدان بریڈ لینڈرا اور جے سٹریٹ نامی تنظیم شامل ہے جو روایتی طور پر ترقی پسند حلقوں میں اسرائیل کی حامی رہی ہے۔ رکنِ پارلیمنٹ روکھنہ نے کہا ہے کہ انہوں نے ہم جنس پرستوں کی شادی سمیت کسی بھی معاملے پر امریکی رائے عامہ میں اتنی تیزی سے تبدیلی نہیں دیکھی جتنی امریکہ۔ اسرائیل تعلقات کے بارے میں دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس عام طور پر عوامی رجحانات کی عکاسی کرنے میں تاخیر کرتی ہے لیکن اب وہاں اسرائیل کے حوالے سے رویوں میں بتدریج تبدیلی نظر آنا شروع ہوگئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق معتدل ڈیموکریٹس کو خاص طور پر ان انتخابی حلقوں میں جہاں سخت مقابلہ ہوتا ہے، ووٹرز اور کارکنوں کی جانب سے اسرائیل کے خلاف سخت موقف اختیار کرنے کے لیے بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے۔ ایک ڈیموکریٹ رکن کانگریس نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ یہ معاملہ ابتدائی انتخابات میں براہ راست خطرہ بن چکا ہے جہاں ووٹرز کی ناراضی انہیں ووٹنگ سے دور کرسکتی ہے۔ اس کے برعکس اسرائیل کے کٹر حامی رکن جیرڈ ماسکووٹز کا کہنا ہے کہ ان کے ساتھیوں پر روزانہ، خاص طور پر سوشل میڈیا کے ذریعے دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ غزہ کی جنگ کو نسل کشی قرار دیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ کشیدگی صرف اسرائیل اور حماس کی جنگ سے شروع نہیں ہوئی بلکہ ایران کے ساتھ تنازع میں امریکہ کی شمولیت سے اس میں مزید گہرائی آئی ہے۔ اس جنگ نے اس معاملے کو دو پارٹی خارجہ پالیسی کے بجائے ایک اندرونی مسئلہ بنا دیا ہے جو براہ راست امریکی ووٹر پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس سب کے باوجود بعض ڈیموکریٹس اب بھی اسرائیل کی فوجی فنڈنگ میں کٹوتی کے مطالبے سے انکاری ہیں۔ رکنِ پارلیمنٹ جیری نیڈلر نے کہا کہ وہ اس حد تک جانے کے لیے تیار نہیں ہیں حالانکہ ان کا ماننا ہے کہ نیتن یاہو کی قیادت نے اسرائیل اور ڈیموکریٹس کے تعلقات کو انتہائی خراب نہج پر پہنچا دیا ہے۔

لندن: فارسی میڈیا گروپ کے دفتر میں آگ لگانے کی کوشش کے بعد ۳/گرفتار

ایران: برطانوی پولیس نے جمعرات کے روز کہا ہے کہ اس نے تین ایسے افراد کو گرفتار کیا ہے جن کے بارے میں شبہ ہے کہ انہوں نے فارسی میڈیا گروپ کے دفتر میں آگ لگانے کی کوشش کی تھی۔ میڈیا گروپ کے دفتر کو آگ لگانے کی کوشش جنوب مغربی لندن کے علاقے میں کی گئی۔ جہاں دفتر کی کار پارکنگ میں ایک ایسا کنٹینر پھینکا گیا جو آگ بھڑکانے کا کام کرسکتا تھا۔ یہ واقعہ بدھ کی رات کو پیش آیا۔ تاہم آگ بڑھکنے سے پہلے ہی بجھ گئی اور کوئی نقصان نہیں ہوا۔ واقعے کے بعد پولیس حکام نے اس علاقے میں ایک سیاہ رنگ کی کار کا تعاقب کیا اور اس میں موجود تین افراد کو حراست میں لیا۔ جن میں ایک 19 سالہ، ایک 21 سالہ اور ایک 16 سال کا نوعمر بچہ تھا۔ ان بڑے دونوں پر یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک نوعمر بچے کی زندگی کو خطرے میں ڈالا۔ تاہم پولیس حکام کا کہنا ہے کہ وہ اس واقعے کو دہشت گردی کا واقعہ نہیں سمجھتے۔ اگرچہ دہشت گردی سے متعلق پولیس بھی تفتیش کررہی ہے۔ پولیس نے اس سے قبل ایک اور واقعے میں ایسے دو مشتبہ افراد کو گرفتار کیا جنہوں نے ایک یہودی عبادت گاہ کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ یہ یہودی عبادت گاہ کو آگ لگانے کا واقعہ شمالی لندن میں پیش آیا تھا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ ان دونوں واقعات کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ پچھلے ماہ یہودی کمیونٹی کے لیے کام کرنے والی بعض ایمبولینسز کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی تھی۔

آر ٹی ای داخلہ عمل سست روی کا شکار ۱۰/ہزار منتخب بچوں میں سے صرف ۱۵۰۰/کے داخلے مکمل

تھانے (فردوس مقادم): آر ٹی ای کے تحت منتخب بچوں کی فہرست 10 اپریل کو جاری ہونے کے بعد 11 اپریل سے داخلہ عمل شروع کیا گیا، تاہم تعطیلات کے باعث اس عمل کی رفتار سست پڑ گئی ہے۔ موصولہ معلومات کے مطابق، سات دن گزرنے کے باوجود ضلع تھانے میں منتخب کیے گئے تقریباً 10 ہزار بچوں میں سے صرف 1546 بچوں کے داخلے ہی حتمی طور پر مکمل ہو سکے ہیں۔ تعلیمی سال 2026-27 کے لیے آر ٹی ای داخلہ عمل کے تحت درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 17 فروری سے 31 مارچ مقرر کی گئی تھی۔ ضلع تھانے میں 615 اسکولوں میں کل 11 ہزار 754 نشستوں کے لیے داخلہ عمل جاری ہے، جس کے لیے شہری اور دیہی علاقوں سے مجموعی طور پر 25 ہزار 21 درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں سے قرعہ اندازی کے ذریعے 10 ہزار 578 بچوں کا انتخاب کیا گیا۔ منتخب بچوں کو 20 اپریل تک داخلہ مکمل کرنے کی مہلت دی گئی ہے۔ محکمہ تعلیم نے والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ درخواست کے وقت جمع کروائے گئے تمام اصل اور تصدیق شدہ دستاویزات کے ساتھ جانچ کمیٹی کے سامنے پیش ہو کر مقررہ وقت میں داخلہ یقینی بنائیں اور آن لائن داخلے کی رسید بھی حاصل کریں۔ تاہم، 10 اپریل کو فہرست دیر شام جاری ہونے، اس کے بعد ہفتہ اور اتوار کی تعطیلات اور 14 اپریل کو ڈاکٹر۔ بابا صاحب امبیڈکر جینتی کی چھٹی کے باعث جانچ اور داخلہ عمل متاثر ہوا۔ اسی وجہ سے داخلوں کی رفتار انتہائی کم رہی ہے۔ دریں اثناء، والدین کے درمیان یہ سوال زیر گردش ہے کہ اگر 20 اپریل تک زیادہ تر بچوں کے داخلے مکمل نہ ہو سکے تو کیا داخلہ کی آخری تاریخ میں توسیع کی جائے گی۔ محکمہ تعلیم کی جانب سے اس بارے میں ابھی تک کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

جعلی ذات سرٹیفکیٹ معاملہ
ایم آئی ایم کارپوریٹر سحر شیخ کا عہدہ خطرے میں

والد یونس شیخ کا الزامات سے انکار، بیان ریکارڈ کرانے ممبرا پولیس اسٹیشن پہنچے

تھانے (فردوس مقادم): تھانے میونسپل کارپوریشن میں ایم آئی ایم کی کارپوریٹر سحار شیخ کے خلاف جعلی ذات سرٹیفکیٹ پیش کرنے کے الزامات کے بعد ان کا عہدہ خطرے میں پڑ گیا ہے۔ اسی سلسلے میں جمعہ کے روز ان کے والد یونس شیخ ممبرا پولیس اسٹیشن میں اپنا بیان درج کروانے پہنچے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، ممبرا کے وارڈ نمبر 30 سے منتخب ہونے والی سحر شیخ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے انتخاب کے دوران جعلی ذات کا سرٹیفکیٹ جمع کرایا تھا۔ اس معاملے نے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچا دی ہے اور ان کی رکنیت پر سوالیہ نشان کھڑا ہو گیا ہے۔ جمعہ کو یونس شیخ تقریباً 15 سے 20 منٹ تک پولیس افسران سے بات چیت کرنے کے بعد پولیس اسٹیشن سے باہر آئے اور میڈیا سے گفتگو کی۔ اس دوران انہوں نے تمام الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ "یہ سب ایک سیاسی سازش ہے، ہم اگلے دو دنوں میں اپنا موقف واضح کریں گے اور ٹھوس جواب دیں گے۔" انہوں نے مزید کہا کہ، سحار شیخ کے خلاف لگائے گئے تمام الزامات غلط ہیں اور حقیقت جلد عوام کے سامنے آئے گی۔ اس معاملے پر آنے والے دنوں میں مزید پیش رفت متوقع ہے۔

شولا پور کی ڈاکٹر اسد اللہ خان انگلش ہائی اسکول کو "مثالی اسکول" ایوارڈ سے نوازا گیا

شولا پور (فردوس مقادم): ایکناتھ سواہیمانی شکشک سینا، مہاراشٹر ریاست کی جانب سے ڈاکٹر اسد اللہ خان انگلش ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، سولا پور کو "مثالی اسکول" کے اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ اسکول کی ہمہ جہت ترقی، معیاری تعلیم کی فراہمی اور طلبہ کی مجموعی شخصیت سازی میں نمایاں کارکردگی کے اعتراف میں دیا گیا۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل محمد ساقب سید نے یہ اعزاز قبول کیا، جبکہ استاد عبدالرحمن شیخ بھی موجود تھے۔ پرنسپل نے اس موقع پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایوارڈ ادارے کے تعلیمی مشن کو مزید تقویت دے گا اور مستقبل میں بھی بہترین کارکردگی جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا۔ اس تقریب میں بطور مہمانِ خصوصی کلیان ڈومبیولی کے رکن پارلیمنٹ شریکانت شندے، سولا پور ضلع لوک سبھا رابطہ سربراہ اور ہاتھکانگلے لوک سبھا حلقہ کے موجودہ رکن پارلیمنٹ دھیریشیل مانے، سانگلی کے سابق رکن پارلیمنٹ چندر ہار پاٹل، نئے راجیہ سبھا رکن اسمبلی جیوتی تائی واگھمارے، شیو سینا میڈیکل ایڈ سیل کے سربراہ منگیش چیوٹے، ایکناتھ سواہیمانی ٹیچرس اسوسی ایشن کے ریاستی صدر باپو صاحب اڈسول، ایکناتھ سواہیمانی ٹیچرس اسوسی ایشن کے ریاستی ترجمان اور شیوسینا اقلیتی ضلع صدر اور سابق سینیٹ ممبرا عجاز شیخ، کھرات سر، دیبھو شیٹے، داجی چوگلے، زبیر سر وغیرہ موجود تھے۔ ادارے کے بانی صدر ڈاکٹر اسد اللہ خان اور ٹرسٹیز سعد اللہ خان و عباد اللہ خان نے اس کامیابی پر پرنسپل، اساتذہ اور دیگر عملے کو مبارکباد پیش کی اور مستقبل میں مزید کامیابیوں کی دعا کی۔

اسرائیلی بمباری سے لبنان میں مزید ۷/افراد جاں بحق ۳۳/زخمی

تل ابیب: اسرائیل کی لبنان میں جاری نئی جنگ جس کا آغاز 2 مارچ کو ہوا تھا۔ جمعرات کے روز بھی اسرائیلی فوج نے بمباری کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لبنان میں مزید سات افراد کو ہلاک اور 33 کو زخمی کیا ہے۔ لبنانی وزارت صحت نے اپنے لوگوں کی اس ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔ وزارت صحت کے مطابق یہ بمباری جمعرات ہی کے روز سامنے آنے والے دس روزہ جنگ بندی کے اعلان سے محض چند گھنٹے قبل اسرائیلی فورسز نے کی تھی۔ سرکاری میڈیا نے اسرائیلی بمباری کو شہریوں کے خلاف قتل عام کی کارروائیاں قرار دیا ہے۔ حکومتی ادارے بمباری کے بعد ملبہ ہٹنے والی آبادیوں کا ملبہ صاف کرنے میں مصروف ہیں۔ جبکہ وزارت صحت کا کہنا ہے کہ ہلاکتوں اور زخمیوں کی جو تعداد اب تک سامنے آئی ہیں۔

اورنگ آباد میں بلند عمارتوں کیلئے جدید فائر فائٹنگ نظام متعارف

۳۶/میٹر واٹر ٹاور سیٹ سے ہنگامی خدمات میں اضافہ

اورنگ آباد: 17 اپریل کو اورنگ آباد میں میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں جدید فائر فائٹنگ نظام کو باضابطہ طور پر فعال کیا گیا، جس کے تحت 36 میٹر اونچائی تک کام کرنے والی ملٹی آرٹیکولیٹنگ واٹر ٹاور سیٹ کو آتش فرو دستے کے حوالے کیا گیا۔ یہ نظام ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے فنڈ سے حاصل کیا گیا ہے۔ نئے نظام کے ذریعے بلند عمارتوں میں پیش آنے والے آگ کے واقعات پر فوری اور مؤثر انداز میں قابو پانے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا، جس سے آتش فرو دستے کے ہنگامی ردعمل کو مزید مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔ افتتاحی تقریب میں سماجی انصاف کے وزیر اور ضلع کے سرپرست وزیر سنجے شرساٹھ، میونسپل کمشنر امول بیڈگے، ڈپٹی میئر راجیندر جنجال، اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین انیل مکرئے اور اپوزیشن لیڈر عبدالسمیع عبدل ساجد سمیت دیگر منتخب نمائندوں اور کارپوریٹرز نے شرکت کی۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے جدید سہولیات کی فراہمی ضروری ہے اور اسی مقصد کے تحت آتش فرو دستے کے نظام کو اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ شہر میں حفاظتی انتظامات کو مزید مؤثر بنایا جائے گا۔ مقررین نے "محفوظ اورنگ آباد" کے ہدف کو دہراتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے اقدامات شہری سیکیورٹی کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوں گے۔

ممبئی کا ڈھونگی بابا ڈنڈوشی سے گرفتار، گھریلو اور زندگی مسائل حل کی آڑ میں بابا کرشماتی شبیہ بنا کر لوگوں کو بے وقوف بنایا کرتا تھا

ممبئی سے ایک حیرت انگیز معاملہ سامنے آیا ہے جہاں توہم پرستی اور تانترک رسومات کے نام پر لوگوں کو متاثر کرنے والے ایک نام نہاد 'بابا' کا پردہ فاش ہوا ہے۔ ممبئی کے ڈنڈوشی پولیس اسٹیشن نے ردھم پنچال (37) نامی ایک شخص کو گرفتار کیا ہے، جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ایک کرشماتی کارکن ہے اور وہ لوگوں کے مسائل حل کرسکتا ہے۔ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس بابا نے شمشان کی راکھ، بکرے کا جگر، لیموں، اگربتی اور کمکم (سندور) کا استعمال کرتے ہوئے عجیب اور خوفناک تانترک رسومات ادا کیں۔ وہ لوگوں کے لیے ایک پراسرار ماحول پیدا کرتا تھا۔ پوجا کے بعد، وہ ان سے تمام سامان کو سرخ کپڑے میں باندھ کر ایک ویران چوراہے پر رکھنے کو کہتا، جس سے لوگوں میں خوف اور یقین دونوں پیدا ہوتا تھا۔ سب سے زیادہ متعجب بات یہ ہے کہ پوجا کے دوران بابا ایک دیوی کے نمودار ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اس مبینہ حالت میں، وہ لوگوں کے مسائل کا حل پیش کرتا، دھیرے دھیرے ایک کرشماتی شبیہ "تیار کرتا، اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنے مسائل لے کر اس سے رابطہ کرنے لگی۔ تقریباً چھ ماہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا لیکن بابا کی حرکتیں محلے والوں کو پریشان کرنے لگیں۔ رات کے وقت مشتبہ سرگرمیاں، عجیب وغریب چیزیں، اور بڑھتے ہوئے ہجوم نے مقامی باشندوں کو پریشان کردیا۔ آخر کار پڑوسیوں نے ہمت کی اور پولیس میں شکایت درج کرائی شکایت ملنے پر ممبئی پولیس حرکت میں آگئی اور تحقیقات شروع کردی۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ بابا توہم پرستی پھیلانے کے لیے لوگوں کے جذبات اور مسائل کا استحصال کررہا تھا۔ گرفتاری کے بعد ملزم کو عدالت میں پیش کیا گیا جہاں سے اسے 19 اپریل تک پولیس کی تحویل میں دے دیا گیا۔ پولیس اب اس بات کی جانچ کررہی ہے کہ اس پورے معاملے میں اور کون کون ملوث ہے اور اس نام نہاد بابا نے کتنے لوگوں کو پھنسا رکھا ہے یہ کیس ایک بار پھر معاشرے میں توہم پرستی کے فروغ اور اس کے خطرناک اثرات کو منظر عام پر لاتا ہے۔ جہاں لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے سائنس اور قانون کی بجائے جھوٹے کرشمات پر انحصار کرتے ہیں۔

مالیگاؤں جنم داخلہ معاملہ: ۴/ملزمین کی ہائی کورٹ سے ضمانت منظور

مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کی جدوجہد کارگر

مالیگاؤں: (خیال اثر) جنم داخلہ معاملہ میں چھاؤنی پولیس اسٹیشن میں درج مقدمہ نمبر 103 کے تحت ملزم بنائے گئے چار ملزمین کی آج بروز جمعہ 17 اپریل کو ممبئی ہائی کورٹ سے ضمانت منظور ہوگئی ہے۔ اس طرح کی اطلاع مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کے کوآرڈینیٹر مستقیم ڈگنیٹی نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کی جانب سے ایڈوکیٹ مہیندر نے آصف شیخ و مستقیم ڈگنیٹی کی ایما پر ملزمین کی پیروی کی۔ آج بامبے ہائی کورٹ میں جنم داخلہ معاملہ میں ملزمین بنائے گئے افراد کی ضمانت کے متعلق سماعت ہوئی۔ عدالت میں مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کی جانب سے ایڈوکیٹ مہیندر نے سماعت میں حصہ لیتے ہوئے مدلل دلائل پیش کئے جسے عدالت نے قبول کر ملزمین کی ضمانت منظور کردی ہے۔ مستقیم ڈگنیٹی نے مزید بتایا کہ جتنی ضمانت منظور ہوئی ہے ان کے نام مفتی آصف انجم، صغیر سر، بھگیرت اور مہاجن ہیں جو مہینوں سے جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کررہے ہیں لیکن مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کی جدوجہد سے اب انہیں جیل سے رہائی نصیب ہوگی۔ انہوں نے اللہ رب العزت کے بعد آصف شیخ و شہریان مالیگاؤں اور مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کا شکریہ ادا کیا وہیں مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کی لیگل ٹیم و ایڈوکیٹ مہیندر کا بھی شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ ایف آئی نمبر 40 اور ایف آئی آر نمبر 51 میں ملزم بنائے گئے بقیہ افراد کی ضمانت کے عریضہ پر ہائی کورٹ میں 22 اپریل کو سماعت ہوگی اور مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کو امید ہے کہ اسی دن سماعت مکمل کرتے ہوئے انکی بھی ضمانت منظور ہوجائے اس کیلئے جدوجہد جاری ہے۔ مستقیم ڈگنیٹی نے کہا کہ جدوجہد کرنے والوں کو اللہ تعالی کامیابی دیتا ہے بشرطیکہ کہ نیت میں خلوص اور تسلسل ہو اور اسی ضمن میں اللہ تعالی نے مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی کی جدوجہد کو کارگر بنایا ہے۔ خیال رہے مفتی آصف انجم کی ضمانت کیلئے بھی مائناریٹی ڈیفنیس کمیٹی نے ہی ہائی کورٹ میں وکیل پیش کیا اور آج انکی بھی ضمانت منظور ہوئی ہے۔ اس موقع پر ہم شہریان سے اپیل کرتے ہیں کہ آئندہ 22 اپریل کو ہونے والی سماعت میں بھی ملزمین کی رہائی ممکن ہوسکے اس کیلئے دعاؤں کا اہتمام کریں۔

مدرسہ زید بن ثابت للبنات رحمانیہ میں تکمیل قرآن کے موقع پر نشست کا انعقاد

دربھنگہ (محمد طفیل ندوی) مدرسہ زید بن ثابت للبنات رحمانیہ محلہ حویلی ہر۔ٹھ دربھنگہ میں طالبات کی قرآن کریم کی تکمیل پر ان کی حوصلہ افزائی کیلئے ایک نہایت روح پرور اور بابرکت نشست منعقد ہوئی، جس نے پورے ماحول کو نور قرآن سے معطر کردیا یہ کامیابی دراصل طالبات کی محنت، اساتذہ کی مخلصانہ رہنمائی اور سرپرستان کی دعاؤں کا حسین امتزاج ہے، قرآن کریم کی تکمیل کسی بھی طالب علم کی زندگی کا ایک اہم سنگ میل ہوتی ہے، اور جب یہ سعادت بچیوں کو نصیب ہو تو اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے، کیونکہ یہی بچیاں آگے چل کر گھروں اور معاشرے میں دینی اقدار کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتی ہیں، اس مبارک موقع پر معزز علمائے کرام اور معلمات نے شرکت فرما کر تقریب کی رونق کو دوبالا کردیا مولانا خالد سیف اللہ، مولانا مفتی غفران احمد قاسمی، حافظ عبدالوحید، حافظ توحید عالم و دیگر معزز حضرات کیساتھ محترمہ شگفتہ پروین صاحبہ اور معلمہ سنوبر صلاتی صاحبہ نے طالبات کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا، ان حضرات کی دعائیں یقیناً ان طالبات کیلئے مشعل راہ ثابت ہوں گی اور ان کے علمی سفر میں استقامت و کامیابی کا ذریعہ بنیں گی، یہ تقریب نہ صرف طالبات کی کامیابی کا جشن تھی بلکہ اس بات کا عملی ثبوت بھی کہ دینی ادارے بالخصوص بچیوں کی تعلیم و تربیت میں کس قدر اہم کردار ادا کررہے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے اداروں کی سرپرستی کی جائے، تاکہ مزید بچیاں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر کے دین اسلام کی خدمت کیلئے تیار ہوسکیں اور ایک صالح و باکردار معاشرہ تشکیل پاسکے، واضح ہو کہ مدرسہ زید بن ثابت للبنات رحمانیہ ایک اہم بنیادی دینی و تعلیمی ادارہ ہے جہاں تعلیم کیساتھ بہترین اخلاقی و تربیتی ماحول فراہم کیا جاتا ہے، یہ ادارہ تعلیم و کردار سازی میں قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے اور انہیں ایک باوقار اسلامی زندگی گزارنے کیلئے تیار کررہا ہے۔

ایران کے ساتھ اسلام آباد میں معاہدہ ہوتا ہے تو ہوسکتا میں جاؤں: صدر ٹرمپ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان معاہدہ طے پانے کے بہت قریب ہے اور تہران بیشتر نکات پر رضامند ہو چکا ہے، ایران کے ساتھ اسی ہفتے کے آخر میں مذاکرات ہوسکتے ہیں، ڈیل ہوئی تو اسلام آباد جا سکتا ہوں۔ جمعرات کو وائٹ ہاؤس کے باہر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایران جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتا، ہم ایران کو اچھے سے ڈیل کر رہے ہیں، ایران کو جوہری ہتھیار نہیں رکھنے دیں گے، ایران ڈیل کرنا چاہتا ہے، ان سے بات چیت چل رہی ہے۔ صدر ٹرمپ کے بقول ایران نے امریکہ کی تقریباً تمام شرائط مان لی ہیں امریکی صدر نے کہا کہ ایران پہلے جن چیزوں پر تیار نہیں تھا، اب تیار ہے، اچھا لگتا ہے کہ ہم ایران کے ساتھ ڈیل کی طرف جا رہے ہیں، ضرورت پڑی تو ایران کے ساتھ سیز فائر کی مدت بڑھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیل نہ ہوئی تو جنگ دوبارہ شروع ہوجائے گی، ایران کے ساتھ ڈیل ہوگئی تو میں اسلام آباد جا سکتا ہوں، پاکستان نے بہت زبردست کام کیا، وزیر اعظم اور فیلڈ مارشل نے مؤثر کردار ادا کیا۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ مذاکرات میں اچھی پیشرفت ہو رہی ہے اور ہم ڈیل کے بہت قریب ہیں، ایران کے ساتھ اسی ہفتے کے آخر میں مذاکرات ہوسکتے ہیں، ایران آمادہ ہو چکا ہے کہ جوہری ہتھیار نہیں رکھے گا، ہم ایران کے ساتھ معاہدہ کریں گے یہ اچھی بات ہوگی۔ خیال رہے ایران نے اب تک امریکی صدر کے دعووں پر تبصرہ نہیں کیا ہے۔

مالیگاؤں کارپوریشن کی میٹنگ میں وزیر تعلیم دادا بھسے اور رکن اسمبلی مفتی اسمٰعیل قاسمی کی شرکت

تعلیمی نظام میں فوری اور بنیادی اصلاحات کی ضرورت پر زور، انقلابی وعدے، کیا خواب حقیقت بنے گے؟

مالیگاؤں: (خیال اثر) شہر کی تعلیمی اور صحت کی صورتحال کو لے کر ایک نہایت اہم اور فیصلہ کن پیش رفت اس وقت سامنے آئی جب منسٹر دادا بھسے کی صدارت میں کارپوریشن کی خصوصی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں مجلس اتحاد المسلمین کے مقامی رکن اسمبلی مفتی اسمٰعیل قاسمی نے نہایت مدلل، جذباتی اور حقائق پر مبنی تقریر کرتے ہوئے ایک ایسا آئینہ پیش کیا جس نے نہ صرف ایوان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا بلکہ برسوں سے نظر انداز ہوتے مسائل کو بھی شدت کے ساتھ اجاگر کر دیا۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ تعلیم اور صحت کسی بھی مہذب سماج کی بنیاد ہوتے ہیں، اور اگر یہی بنیاد کمزور ہو تو ترقی کا خواب محض ایک سراب بن کر رہ جاتا ہے۔ دو روز قبل سول ہسپتال میں منسٹر دادا بھسے کے ساتھ ہونے والی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اسی گفتگو کے نتیجے میں اس اہم میٹنگ کا انعقاد ممکن ہوا، جو بلاشبہ شہر کے مستقبل کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہو سکتی ہے۔ میٹنگ کے دوران پیش کی گئی سروے رپورٹ نے چونکا دینے والے انکشافات کیے، جنہوں نے کارپوریشن کے تعلیمی نظام کی ابتر حالت کو بے نقاب کردیا۔ مفتی اسمٰعیل قاسمی نے نہایت کرب اور دکھ کے ساتھ کہا کہ آج بھی کئی اسکول ایسے ہیں جہاں نہ چار دیواری موجود ہے، نہ پینے کے صاف پانی کا انتظام، اور نہ ہی طلبہ خصوصاً بچیوں اور خواتین اساتذہ کے لیے بنیادی سہولت یعنی واش روم تک دستیاب ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ ایک مہذب معاشرے کے لیے لمحۂ فکریہ بھی ہے کہ

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

اپوزیشن جماعتوں نے دراصل خواتین ریزرویشن ہی کی مخالفت کی ہے: امت شاہ

وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا حکومت ایوان میں نشستوں کی تعداد 50 فیصد بڑھانے کے لیے سرکاری ترمیم لانے کے لیے تیار

نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا ہے کہ اپوزیشن اتحاد نے خواتین ریزرویشن کے نفاذ کے طریقہ کار کی نہیں بلکہ پورے خواتین ریزرویشن تجویز کی ہی مخالفت کی ہے۔ امت شاہ نے لوک سبھا میں آئین (131واں ترمیمی) بل 2026 اور اس سے متعلق حد بندی سمیت دیگر دو بلوں پر دو روزہ بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "انڈیا اتحاد کے اراکین نے بحث میں یہ ضرور کہا کہ وہ خواتین ریزرویشن کا خیر مقدم کرتے ہیں، لیکن اس کے نفاذ کے بارے میں اگر مگر اور لیکن لگائے اور ان کا یہ طریقہ دراصل نفاذ کے طریقہ کار کی نہیں بلکہ خود خواتین ریزرویشن کی مخالفت ہے۔" انہوں نے کہا کہ آبادی کی بنیاد پر انتخابی حلقوں کی حد بندی ایک آئینی تقاضہ ہے، لیکن یہاں اس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ آئین کے آرٹیکل 81، 82 اور 170 میں اس کے اصول درج ہیں اور حد بندی کا مقصد آبادی کے مطابق لوک سبھا کی نشستوں کا تعین کرنا اور ریاستوں کے درمیان توازن قائم رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں آبادی کی بنیاد پر حد بندی کے ذریعے نشستوں کی تعداد بڑھانے کی گنجائش موجود ہے، لیکن 42 ویں آئینی ترمیم کے دوران، جو اندرا گاندھی کے دور میں ہوئی، نشستوں کی تعداد کو ایک حد پر روک دیا گیا تھا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ اس وقت ملک میں 127 ایسی نشستیں ہیں جہاں 20 لاکھ سے زیادہ ووٹر موجود ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن سے ان بلوں کی حمایت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس سے "ایک ووٹ، ایک قدر" کا اصول عملی طور پر نافذ ہوگا۔ امیت شاہ نے لوک سبھا میں ریزرویشن کے معاملے پر کہا کہ اگر ملک کی آدھی آبادی کو 33 فیصد ریزرویشن دینا ہے تو یہ کام ابھی ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ 1970 کی دہائی میں آخری بار حلقہ بندی (ڈیلیمیٹیشن) کے دوران لوک سبھا کی نشستیں طے کی گئی تھیں، جو آج تک برقرار ہیں۔ اس وقت ملک کی آبادی تقریباً 55 کروڑ تھی، جو اب بڑھ کر 140 کروڑ ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر موجودہ نشستوں کے اندر ہی خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن نافذ کیا جائے تو ہر ریاست میں دیگر طبقات کے لیے نشستوں کی تعداد کم ہو جائے گی، لیکن نئے بل میں ہر ریاست میں نشستوں میں

50 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے، جس سے خواتین کے ریزرویشن کے نفاذ میں اس طرح کی کوئی مشکل پیدا نہیں ہوگی۔ وزیر داخلہ نے مردم شماری کے حوالے سے کہا کہ 2021 میں کورونا کی وجہ سے یہ کام نہیں ہو سکا۔ ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن ذات پر مبنی مردم شماری نہیں چاہتی بلکہ اس بہانے معاملے کو الجھانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے واضح طور پر فیصلہ کیا ہے کہ 2026 کی مردم شماری ذات کی بنیاد پر کرائی جائے گی اور اس حوالے سے کسی کو کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ ان کے مطابق اس کی ٹائم لائن بھی جاری کر دی گئی ہے اور یہ کہنا کہ آئینی ترمیم کے ذریعے ذات کی مردم شماری کو ٹالنے کی کوشش کی جا رہی ہے، محض گمراہ کن ہے۔ انہوں نے بحث کے دوران اپوزیشن کی جانب سے شمال اور جنوب کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی کوششوں پر سخت تنقید کی اور کہا کہ پارلیمنٹ کا ہر رکن پورے ملک کے مفاد کے لیے کام کرنے کی حلف لیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو تقسیم کر کے کوئی بھی اقتدار میں نہیں آ سکتا۔ انہوں نے اس بات کو بھی مسترد کیا کہ اس بل سے جنوبی ریاستوں کی نمائندگی کم ہو جائے گی، کیونکہ بل کے نافذ ہونے پر ہر ریاست میں نشستوں میں 50 فیصد اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کانگریس کے کے سی وینوگوپال سے سوال کیا کہ کیا اب ان کی پارٹی اس بل کی حمایت کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس بات پر آمادہ ہے کہ بل میں ترمیم کر کے ہر ریاست کی نشستوں میں 50 فیصد اضافہ یقینی بنایا جائے، لیکن وہ اس بات سے متفق نہیں کہ حلقہ بندی کے لیے 2026 کی مردم شماری کا انتظار کیا جائے۔ انہوں نے اپوزیشن کو خبردار کیا کہ اگر اس نے ان بلوں کی مخالفت کی تو اسے خواتین کے غصے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امیت شاہ نے کہا کہ مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن کا آئین میں کوئی انتظام نہیں ہے اور اپوزیشن اتحاد نے خوشامد کی سیاست کے لیے اس معاملے کو بلا جواز اٹھایا ہے۔ کانگریس پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 1957 میں کاکا صاحب کالیلکر کمیٹی نے او بی سی کو ریزرویشن دینے کی سفارش کی تھی لیکن اسے نظر انداز کر دیا گیا۔ اندرا گاندھی کے دور میں منڈل کمیشن کی رپورٹ آئی، مگر اسے بھی سرد خانے میں ڈال دیا گیا۔ جب وی پی سنگھ حکومت نے منڈل کمیشن کی سفارشات نافذ کیں تو اس وقت اپوزیشن لیڈر راجیو گاندھی نے او بی سی ریزرویشن کے خلاف اپنی زندگی کی طویل ترین تقریر کی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس نے 1951 اور 1971 میں ذات پر مبنی مردم شماری کی مخالفت کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ جب ایک او بی سی طبقے سے تعلق رکھنے والا شخص وزیر اعظم بنا اور کانگریس کو احساس ہوا کہ او بی سی کے بغیر اقتدار میں آنا مشکل ہے تو اس نے یہ مسئلہ اٹھایا، کیونکہ اس کے لیے انتخابات سب سے اہم ہیں، جبکہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے ملک سب سے اہم ہے۔ امیت شاہ نے کہا کہ کئی بار خواتین کے ریزرویشن کا بل پیش کیا گیا لیکن ہر بار ایک ہی قسم کی پارٹی نے اس کی مخالفت کی، اسی وجہ سے 2023 سے پہلے یہ بل پاس نہیں ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کانگریس کو لگا کہ وہ اس کی مخالفت نہیں کر پائے گی، اس لیے 2024 کے انتخابات سے پہلے اس کی متفقہ طور پر حمایت کی،

خواتین ریزرویشن بل نہیں بلکہ انتخابی نقشہ بدلنے کی کوشش: راہل

نئی دہلی، 17 اپریل (یو ایس)۔ پارلیمنٹ کے تین روزہ خصوصی اجلاس کے دوسرے دن خواتین کے ریزرویشن اور حد بندی سے متعلق آئینی ترامیم پر لوک سبھا میں بحث کے دوران اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ حکومت کا بل خواتین کو بااختیار بنانے سے متعلق نہیں ہے، بلکہ ملک کے انتخابی نقشے کو بدلنے کی دانستہ کوشش ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت دیگر

پسماندہ طبقات، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے حقوق کو کمزور کرنے کا کام کر رہی ہے۔ راہل گاندھی نے جمعہ کو لوک سبھا میں بحث کے دوران کہا کہ خواتین ملک کی سماجی اور قومی زندگی میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں اور یہ کہ ہر کسی نے اپنی ماں، بہن یا دیگر خواتین ارکان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ بل حقیقی خواتین ریزرویشن بل نہیں ہے، کیونکہ خواتین کے ریزرویشن سے متعلق قانون پہلے ہی 2023 میں پاس ہو چکا ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ اگر وہ واقعی خواتین کو بااختیار بنانا چاہتی ہے تو پہلے سے منظور شدہ بل کو فوری طور پر نافذ کرے، اور اپوزیشن اس کی مکمل حمایت کرے گی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ موجودہ بل کا اصل مقصد حد بندی کے ذریعے ملک کے سیاسی توازن کو بدلنا ہے۔ حکومت دیگر پسماندہ طبقات کو مناسب نمائندگی سے محروم کرنے کے لیے جان بوجھ کر ذات پات کی مردم شماری سے گریز کر رہی ہے۔ یہ پسماندہ گروہوں کو طاقت کے ڈھانچے سے دور رکھنے کی حکمت عملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دلت، قبائلی اور دیگر پسماندہ طبقات کی ملک کے مختلف شعبوں جیسے کارپوریٹ سیکٹر، عدلیہ، نجی صحت کی دیکھ بھال اور تعلیمی اداروں میں بہت کم حصہ داری ہے۔ پبلک سیکٹر، جو پہلے ان کمیونٹیز کو مواقع فراہم کرتا تھا، کو ختم کر کے نجی ہاتھوں میں دے دیا گیا ہے۔ حکومت ان کمیونٹیز کو صرف نام سے پہچانتی ہے، لیکن انہیں حقیقی شرکت فراہم نہیں کرتی۔ حد بندی کے معاملے پر راہل گاندھی نے خاص طور پر جنوبی ہند اور شمال مشرق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ان خطوں کی نمائندگی کو کم کرنے کے لیے کام کر رہی ہے، جو کہ وفاقی ڈھانچے کے خلاف ہے۔ اپوزیشن اسے کسی صورت قبول نہیں کرے گی اور اس کوشش کو ناکام بنائے گی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ملک کی پوری تاریخ میں دیگر پسماندہ طبقات، دلتوں، آدیواسیوں اور خواتین کے ساتھ سخت اور ناانصافی کا سلوک کیا گیا ہے، یہ حقیقت سب کو معلوم ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ کوشش ذات پات کی مردم شماری کو نظر انداز کر کے نمائندگی کے سوال کو ملتوی کرنے کی ہے۔ حکومت اس مسئلے کو آگے بڑھانے کے بجائے اسے ملتوی کرنے کی کوشش کر رہی ہے، اور ان طبقات کو آنے والے سالوں تک ان کے حقوق حاصل کرنے سے روک رہی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اقتدار کے ڈھانچے میں پسماندہ گروہوں کی شرکت کو مسلسل کم کیا جا رہا ہے، یہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔ کارپوریٹ دنیا، عدلیہ اور دیگر اہم اداروں میں ان کی موجودگی نہ ہونے کے برابر ہے، اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کوئی ٹھوس کوششیں نہیں کی جا رہی ہیں۔ حکومت ان گروہوں کو صرف شناخت کی سطح پر تسلیم کرتی ہے، لیکن انہیں فیصلہ سازی کے عمل میں شامل نہیں کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس صورتحال کو بدلنے کی ضرورت ہے، اور ٹھوس اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اپوزیشن اس بل کی مخالفت کرے گی اور اس کی منظوری کو روکے گی۔ یہ بل خواتین کو بااختیار بنانے کے نام پر پیش کیا گیا ہے، لیکن اس کا اصل مقصد کچھ اور ہے،

ترنمول جعلی پریس کارڈ تقسیم کر کے ووٹروں کو متاثر کر رہی ہے: شبھیندو ادھیکاری

کولکاتا، 17 اپریل (یو ایس): بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر لیڈر اور سبکدوش ہونے والی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر شبھیندو ادھیکاری نے جمعہ کو الزام لگایا کہ حکمراں ترنمول کانگریس اپنے کارکنوں کو جعلی صحافی شناختی کارڈ جاری کر کے ووٹنگ کے عمل کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایکس پر پوسٹ کیے گئے ایک پیغام میں، شبھیندو ادھیکاری نے دعویٰ کیا کہ ترنمول کانگریس نے سیاسی مشاورتی فرم انڈین پولیٹیکل ایکشن کمیٹی (آئی پی اے سی) کی مدد سے اپنے کارکنوں کو جعلی میڈیا شناختی کارڈ فراہم کیے تھے۔ ان کے مطابق، منصوبہ یہ تھا کہ ان افراد کو صحافیوں کا روپ دھار کر پولنگ اسٹیشنوں اور انتظامی احاطے تک رسائی حاصل کی جائے تاکہ ووٹرز کو متاثر کیا جا سکے اور انتخابی عمل میں مداخلت کی جا سکے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایسے لوگوں کو منصوبہ بند طریقے سے صحافیوں کے طور پر تعینات کیا جا رہا ہے تاکہ وہ صحافیوں کو دی جانے والی سہولیات اور رعایتوں کا فائدہ اٹھا کر غیر قانونی سرگرمیاں انجام دے سکیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ ریاست میں حال ہی میں جاری کیے گئے تمام میڈیا شناختی کارڈوں کی تصدیق کی جائے اور صرف تسلیم شدہ اداروں کے مجاز صحافیوں کو پولنگ اسٹیشنوں کے قریب جانے کی اجازت دی جائے۔

ہری ونش تیسری بار راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین منتخب

نئی دہلی، 17 اپریل (یو ایس)۔ ہری ونش جمعہ کو مسلسل تیسری

بار راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین منتخب ہوئے۔ ان کا انتخاب بلا مقابلہ ہوا کیونکہ اپوزیشن نے کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا۔ یہ اس عہدے کے لیے مسلسل تیسری مدت کا نشان ہے۔ ایوان کی کارروائی کے آغاز میں قائد ایوان جگت پرکاش نڈا اور قائد حزب اختلاف ملکارجن کھرگے نے ہری ونش کو ڈپٹی چیئرمین کی کرسی پر بٹھایا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہری ونش کو دوبارہ منتخب ہونے پر مبارکباد دی اور ایوان بالا کے کام کاج میں ان کے تجربے اور تعاون کی تعریف کی۔ قائد حزب اختلاف ملکارجن کھرگے نے بھی ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ ایوان میں تمام جماعتوں کو یکساں مواقع فراہم کریں گے۔ اس موقع پر کھرگے نے لوک سبھا میں ڈپٹی چیئرمین کے عہدے کے طویل عرصے سے خالی ہونے کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ آئینی عہدہ 2019 سے خالی ہے جو کہ جمہوری روایات کے مطابق نہیں ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ڈپٹی چیئرمین کی حیثیت سے ہری ونش اپوزیشن کو مناسب وقت اور احترام دیں گے۔ ان کے کامیاب دور کی خواہش کرتے ہوئے اپوزیشن نے بھی اس امید کا اظہار کیا کہ ایوان کے وقار کو برقرار رکھنے میں ان کا کردار اہم ہوگا۔

وزیر اعظم نے ہری ونش کو ڈپٹی اسپیکر کے طور پر مسلسل تیسری میعاد پر مبارکباد دی، ان کے تجربے اور کام کے انداز کی تعریف کی

نئی دہلی، 17 اپریل (یو ایس)۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو ہری ونش کو راجیہ سبھا کے

ڈپٹی چیئرمین کے طور پر مسلسل تیسری میعاد پر مبارکباد دی اور اسے ایوان کے گہرے اعتماد کی علامت قرار دیا۔ راجیہ سبھا سے اپنے خطاب میں وزیر اعظم نے کہا کہ ہری ونش کا دوبارہ انتخاب ان کے تجربے، متوازن کام کرنے کے انداز اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کی صلاحیت کا اعتراف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈپٹی چیئرمین کے طور پر، ہری ونش نے نہ صرف ایوان کی کارروائی کو مؤثر طریقے سے چلایا ہے بلکہ اپنے سابقہ تجربات سے ایوان کو مزید تقویت بخشی ہے، اس طرح ایوان میں ماحول کو مزید پختہ کیا ہے۔ مودی نے کہا، "راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین کے طور پر آپ کا لگاتار تیسری مدت کے لیے انتخاب اس ایوان کے آپ (ہری ونش) پر گہرے اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ پچھلے عرصے میں آپ کے تجربے سے ایوان کو حاصل ہونے والے فوائد کا بھی ثبوت ہے۔ ایک طرح سے، ایوان نے ایوان کو ساتھ لے کر چلنے کی آپ کی کوششوں پر اپنی منظوری کی مہر لگائی ہے۔ یہ واقعی آپ کے تجربے کو خراج تحسین ہے۔ وزیر اعظم نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ان کی نئی مدت پوری لگن، توازن اور وقار کے ساتھ آگے بڑھے گی اور ایوان نئی بلندیوں تک پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہری ونش نے راجیہ سبھا کے رکن بننے کے بعد سے اپنا زیادہ تر وقت پارلیمانی کاموں میں صرف کیا ہے اور چیئرمین کی غیر موجودگی میں ایوان کا مؤثر طریقے سے انتظام کر رہے ہیں۔

ہری ونش کا بلا مقابلہ انتخاب پارلیمنٹ کی وقار کے لیے اراکین کی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے: رادھا کرشنن

نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن نے

ہری ونش کو ایوان بالا کا بلا مقابلہ نائب چیئرمین منتخب ہونے پر ایوان کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ یہ تمام اراکین کی جانب سے پارلیمنٹ کی وقار، شائستگی اور ادارہ جاتی طاقت کو برقرار رکھنے کے لیے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ ہری ونش کے نائب چیئرمین منتخب ہونے کے بعد چیئرمین نے کہا کہ یہ تمام سیاسی جماعتوں کی جانب سے ان پر اعتماد اور احترام کا اظہار ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مسٹر ہری ونش جی کو راجیہ سبھا کے نائب چیئرمین کے طور پر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج ان کا بلا مقابلہ انتخاب محض ایک رسمی نتیجہ نہیں بلکہ ایوان کے تمام طبقات اور جماعتوں کے درمیان ان کے لیے گہرے اعتماد، یقین اور احترام کا واضح اظہار ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اس اعلیٰ آئینی عہدے پر ہری ونش کا تیسری بار منتخب ہونا بذات خود ایک نادر کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یہ نہ صرف تسلسل کو ظاہر کرتا ہے بلکہ فرائض کی ادائیگی میں غیر جانبداری، ضبط اور پارلیمانی جمہوریت کی اعلیٰ روایات کے لیے ان کی غیر متزلزل وابستگی کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ برسوں سے انہوں نے چیئرمین کی نشست کو سنجیدگی، توازن اور ایسی خاموش وقار کے ساتھ سنبھالا ہے جو بغیر کسی مطالبے کے احترام حاصل کر لیتا ہے۔

سپریم کورٹ نے کانگریس لیڈر کھیڑا کی ٹرانزٹ پیشگی ضمانت میں توسیع کی درخواست مسترد کر دی

نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) سپریم کورٹ نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی اہلیہ کے خلاف قابل

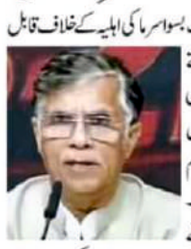

اعتراض ریمارکس کے معاملے میں کانگریس لیڈر پون کھیڑا کو بڑا جھٹکا دیتے ہوئے ان کی ٹرانزٹ پیشگی ضمانت میں توسیع کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ یہ معاملہ آسام کے وزیر اعلیٰ مسٹر سرما کی اہلیہ کی شکایت پر آسام پولیس کے ذریعے درج کی گئی ایک ایف آئی آر سے متعلق ہے۔ مسٹر کھیڑا نے الزام لگایا تھا کہ مسٹر سرما کی اہلیہ کے پاس مختلف ممالک کے کئی پاسپورٹ ہیں۔ عدالت نے مسٹر کھیڑا کی اس درخواست کو بھی مسترد کر دیا جس میں انہوں نے ٹرانزٹ ضمانت کو اگلے منگل تک بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا تاکہ وہ پیر کو آسام کی عدالت میں پیش ہو سکیں۔ یہ پیش رفت سپریم کورٹ کی جانب سے ان کی پیشگی ضمانت پر روک لگانے کے دو دن بعد سامنے آئی ہے۔ یہ پیشگی ضمانت انہیں تلنگانہ ہائی کورٹ نے دی تھی۔ جسٹس جے کے مہیشوری اور اتل ایس چاندورکر کی بنچ نے ریمارکس دیے کہ اگر متعلقہ عدالت کام نہیں کر رہی ہے تو معاملے کی سماعت کے لیے درخواست کی جا سکتی ہے، جس پر موجودہ طریقہ کار کے مطابق غور کیا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ نہ تو وہ اور نہ ہی تلنگانہ ہائی کورٹ آسام کی اس عدالت کے کام میں کوئی مداخلت کرے گی جو پون کھیڑا کے خلاف کیس کی سماعت کرے گی۔

اگر بل منظور نہیں ہوا تو جنوبی ریاستوں کی نمائندگی کم ہو جائے گی: نشی کانت

نئی دہلی، 17 اپریل (یو ایس): خواتین کے ریزرویشن سے متعلق تین بلوں پر لوک سبھا میں جاری بحث کے دوران، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن نشی کانت دوبے نے جمعہ کو کہا کہ اگر یہ بل منظور نہیں ہوتا ہے، تو قومی سطح پر جنوبی ہند کی ریاستوں کی نمائندگی کم ہو جائے گی۔ گوڈا، جھارکھنڈ کے رکن پارلیمان نشی کانت دوبے نے کہا کہ ناری شکتی وندن ایکٹ آبادی کی بنیاد پر حد بندی کے ذریعے خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کا مطالبہ کرتا ہے۔ متفقہ طور پر منظور ہونے والا یہ بل خواتین کو ریزرویشن کی فراہمی کو یقینی بنائے گا۔ اسے فراہم کرنے کے لیے حد بندی کی جائے گی، اور آبادی کی بنیاد پر سیٹیں دوبارہ تفویض کی جائیں گی۔ اس کے نتیجے میں، کچھ ریاستوں میں نشستوں میں اضافہ دیکھا جائے گا، جب کہ دیگر میں نشستیں کم ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے فی الحال متناسب بنیادوں پر نشستیں مختص کرنے کا بل پیش کیا ہے۔

آکولہ میں سیکڑوں اساتذہ اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ میں شامل

شفیق راہی ریاستی نائب صدر، ضلع صدر شاہد پرویز، ڈویژن کار گذار صدر سیف الدین منتخب

آکولہ (نامہ نگار): ضلع آکولہ کے 250 پرائمری

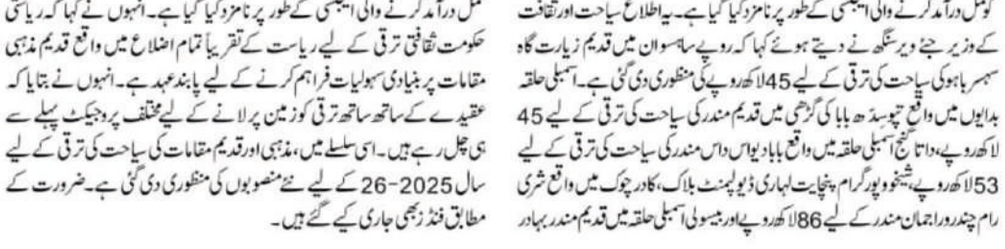

اساتذہ میں سے سیکڑوں اساتذہ نے اردو طلباء، اسکولوں، کے تعلیمی معیار میں بہتری و مختلف مسائل کی یکسوئی کے لیے اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ 11138 میں شمولیت اختیار کی۔ تنظیم کا تشکیل نو پروگرام نہایت تزک و احتشام اور منظم انداز میں 14 اپریل 2026 کو پت سنستھ ہال، اکولہ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کی سرپرستی ڈاکٹر ناصر الدین انصار صاحب، سابق بی ای او، مرتضیٰ پور، نے فرمائی، جبکہ صدارت کے فرائض تنظیم کے بانی محترم ساجد نثار صاحب نے انجام دی، مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے اطہر پرویز صاحب ADEI، تیلہارا ڈویژن صدر ندیم راہی، حسین دیشمکھ سر، ضلع صدر، واشم، شیخ متین سر ضلع صدر، بلڈھانہ، محترم عبدالریاض کریم سر مادھیمک ضلع صدر، بلڈھانہ نے شرکت فرما کر پروگرام کی شان میں اضافہ کیا۔ پروگرام میں اکولہ ضلع پریشد کے تقریباً 200 اساتذہ نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی، جن میں خواتین اساتذہ کی بھی خاطر خواہ موجودگی قابلِ ذکر رہی۔ دوپہر کی شدید گرمی کے باوجود دور دراز علاقوں سے اساتذہ کی شرکت ان کی اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ 11138 سے محبت اور وابستگی کا جیتا جاگتا ثبوت پیش کرتی ہے۔ اس موقع پر ضلع اکولہ کی نئی ضلع مجلسِ عاملہ کا باضابطہ اعلان کیا گیا۔ تشکیلِ نو کے تحت درج ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا، ریاستی نائب صدر: شفیق راہی سر، وبھاگ کارگزار صدر، سیف الدین سر، ضلع صدر شاہد پرویز سر، ضلع سیکرٹری، رضوان قاضی سر، ضلع کارگزار صدر عابد سر، ضلع خازن زبیر سر، ضلع نائب صدر صدام حسین سر، اسی طرح تعلقہ سطح پر بھی عہدیداران کا انتخاب کیا گیا: آکوٹ تعلقہ صدر محمد جاوید سر، بالاپور تعلقہ صدر سعود سر، پروگرام میں مراٹھی سنگھٹنا کی سمنوئے سمیتی اور سنگھرش سمیتی کے عہدیداران نے بھی شرکت کر کے باہمی ہم آہنگی اور اتحاد کا عملی مظاہرہ پیش کیا۔ تقریب کے دوران ٹی ای ٹی، اور سی ٹی ای ٹی امتحانات میں کامیاب اساتذہ کا اعزاز کیا گیا، جو ایک حوصلہ افزا اقدام ثابت ہوا۔ اس موقع پر صدام حسین سر نے ٹی ای ٹی سے متعلق نہایت مختصر، جامع اور مفید رہنمائی پیش کی، جسے شرکاء نے بے حد سراہا۔ خطبہ صدارت میں تنظیم کے بانی ساجد نثار احمد نے اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کے تمام کارناموں کا ذکر کیا، مستقبل کی منصوبہ بندی، کے ساتھ تعلیمی معیار میں اضافہ کے لیے کام کرنے کی تلقین کی۔ نظامت کے فرائض راجو قریشی سر نے بحسن و خوبی انجام دیے، جبکہ اظہار تشکر شفیق راہی سر نے پیش کر کے پروگرام کا باوقار اختتام کیا۔ یہ پروگرام نہ صرف تنظیمی استحکام کا مظہر ثابت ہوا بلکہ اساتذہ کے درمیان اتحاد، تعاون اور تعلیمی شعور کو فروغ دینے میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر گیا۔

حلقہ بندیوں کی مشق خواتین کے ریزرویشن کو نقصان پہنچا سکتی ہے: تھرور کا انتباہ

نئی دہلی، 17 اپریل (یو این آئی) کانگریس لیڈر ششی تھرور نے جمعہ کو لوک سبھا میں حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے مجوزہ حلقہ بندیوں (ڈی لیمیٹیشن) کی مشق کو سیاسی نوٹ بندی قرار دیا ہے۔ انہوں نے مرکز کی جانب سے خواتین کے رہنر ریزرویشن کے نفاذ کو پارلیمنٹ کی توسیع اور مردم شماری کی بنیاد پر حلقوں کی نئی حد بندی سے جوڑنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ تھرور نے اس "جلد بازی" پر سوال اٹھایا جس کے ساتھ حکومت نے ان دونوں اقدامات کو یکجا کر دیا ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ خواتین کے ریزرویشن کی فصل "کٹائی کے لیے تیار ہے" اور اسے پارلیمنٹ کی

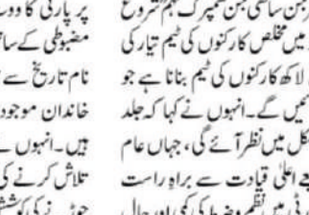

موجودہ تعداد کی بنیاد پر فوری طور پر نافذ کیا جا سکتا ہے۔ خواتین کے کوٹہ قانون میں ترامیم اور حلقہ بندی کمیشن کی تشکیل سے متعلق تین بلوں پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے تھرور نے کہا کہ حکومت نے غیر ضروری طور پر ایک "بڑے پیمانے پر حمایت یافتہ اصلاحات" کو ایک "انتہائی متنازعہ سیاسی عمل" سے جوڑ دیا ہے۔ انہوں نے اس اقدام کو ایک اخلاقی ضرورت "کو آبادیاتی بارودی سرنگ" کے ساتھ جوڑنے سے تعبیر کیا اور خبردار کیا کہ یہ عمل ایک وسیع پیمانے پر تائید یافتہ اصلاحات کو سبوتاژ کر سکتا ہے۔ ان کے بقول، اسے حلقہ بندیوں سے جوڑنا دراصل "ہندوستانی خواتین کی خواہشات کو ملک کی تاریخ کی مشکل ترین انتظامی مشقوں میں سے ایک کا یرغمال بنانا" ہے۔ انہوں نے کہا کہ "حلقہ بندی محض نقشوں کی بیوروکریٹک ترتیب نو نہیں بلکہ سیاسی طاقت میں ایک بڑی تبدیلی ہے،" اور مطالبہ کیا کہ اس طرح کی مشق شروع کرنے سے پہلے وسیع قومی بحث ہونی چاہیے۔ کانگریس لیڈر نے خبردار کیا کہ راجیہ سبھا میں متناسب اضافے کے بغیر لوک سبھا کی نشستوں کو بڑھا کر تقریباً 850 کرنا دونوں ایوانوں کے درمیان توازن کو بگاڑ سکتا ہے۔ انہوں نے اسے سیاسی نوٹ بندی" سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ اس سے ایک ایسی متفننہ بننے کا خطرہ ہے جو کام کرنے کے قابل نہ رہے۔ ریاستوں کے درمیان آبادی کے فرق کی نشاندہی کرتے ہوئے تھرور نے متنبہ کیا کہ آبادی پر مبنی حلقہ بندی ان ریاستوں کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جہاں آبادی میں اضافہ زیادہ ہے، جبکہ ان ریاستوں کو (خاص طور پر جنوب ہند میں) سزا مل سکتی ہے جنہوں نے خاندانی منصوبہ بندی پر کامیابی سے عمل کیا اور انسانی ترقی میں سرمایہ کاری کی۔ انہوں نے سوال کیا، کیا ہم یہ پیغام دے رہے ہیں کہ بہترین طرز حکمرانی سیاسی طور پر غیر متعلق ہونے کا باعث بنتی ہے؟" انہوں نے مزید کہا کہ ایسا اقدام وفاقیت کو کمزور کر سکتا ہے اور ان ریاستوں کو پسماندہ کر سکتا ہے جو قومی خزانے میں بڑا حصہ ڈالتی ہیں۔ انہوں نے آبادیاتی اکثریت کی آمریت" کے خطرے سے بھی آگاہ کیا، جہاں چند بڑی ریاستیں قومی فیصلہ سازی پر حاوی ہو سکتی ہیں، جس سے لسانی اور ثقافتی شناخت رکھنے والی چھوٹی ریاستیں الگ تھلگ رہ جائیں گی۔ وزیر داخلہ امت شاہ کی اس یقین دہانی کا ذکر کرتے ہوئے کہ کسی بھی ریاست کی موجودہ نشستیں کم نہیں ہوں گی اور ایوان کی مجموعی تعداد میں 50 فیصد اضافہ ہوگا، تھرور نے اسے ایک "غیر یقینی سیاسی یقین دہانی" قرار دیا جس کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ فریم ورک حلقہ بندی کمیشن کو وسیع اختیارات دیتا ہے جس کے فیصلوں کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا، اس لیے ایسی یقین دہانیوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ لوک سبھا کی توسیع پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 850 ارکان کا ایوان دنیا کی کسی بھی جمہوریت میں سب سے بڑی مقننہ بن جائے گا اور اس کا انتظام کرنا ممکن ہو جائے گا۔

بروقت اور معیاری کام کو یقینی بنانے کے لیے عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو سخت ہدایات: جئے ویر سنگھ

ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں سیاحتی ترقی کے منصوبوں کو نافذ کرنے کے لیے 334 لاکھ روپے کی رقم منظور

بدایوں۔ (آشوتوش/ ہندوستان نیوز بیورو) محکمہ سیاحت نے مالی سال 2025-26 کے لیے بریلی ڈویژن کے ضلع بدایوں میں سیاحت کے چھ ترقیاتی منصوبوں کے لیے 19.2236 لاکھ روپے کی منظور شدہ رقم کے مقابلے میں 334 لاکھ روپے جاری کیے ہیں۔ ان منصوبوں کی بروقت اور معیاری تکمیل کو یقینی بنانے کے لیے UPSTDC کو عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع سیاحت اور ثقافت کے وزیر جئے ویر سنگھ نے دیتے ہوئے کہا کہ روپے سا سوان میں قدیم زیارت گاہ سہسر باہو کی سیاحت کی ترقی کے لیے 45 لا